رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۰۸
قیمت چار روپے آٹھ آنے سالانہ

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

رسالہ اشاعت اسلام

اردو ترجمہ
اسلامک ریویو مجریہ ووکنگ (انگلستان)

زیر ادارت
خواجہ کمال الدین بی اے ایل ایل بی مبلغ اسلام

بابت ماہ اپریل سنہ ۱۹۲۲ء

فہرست مضامین

شذرات	۱۴۵
اسلام اور یورپین تہذیب	۱۵۴
اسلامی مسجد میں طریق عبادت	۱۶۱
علمائے عرب	۱۶۶
پاک روایات	۱۷۰
رسید زر	۱۷۳
خلاصہ آمد و خرچ مشن ووکنگ انگلستان بابت ماہ جنوری سنہ ۱۹۲۲ء	۱۷۴
اسلام اور اشتراکیت (سوشلزم)	
صوفیوں کی ڈاڑھی	۱۸۶
اپیل	۱۹۰

درخواست ہائے خریداری بنام مینیجر رسالہ اشاعت اسلام لاہور آنی چاہئیں

ضروری اعلان

(۱) کل خط و کتابت بنام منیجر رسالہ اشاعت اسلام عزیز منزل لاہور ہونی چاہیئے +
(۲) اشاعت اسلام لاہور ماہواری رسالہ ہے اور ہر انگریزی ماہ کی یکم تاریخ کو لاہور سے شائع ہوتا ہے
(۳) رسالہ اشاعت اسلام کا چندہ بنام منیجر اشاعت اسلام عزیز منزل لاہور ارسال فرمائیں +
(۴) خریداران رسالہ ازراہ کرم خط و کتابت کے وقت نمبر خریداری کا ضرور حوالہ دیں +

منیجر رسالہ اشاعت اسلام

خریداران رسالہ اشاعت اسلام ازراہ کرم توسیع اشاعت کی طرف توجہ فرمائیں

منیجر

تصانیف فیضی

[illegible]

منیجر تصانیف فیضی

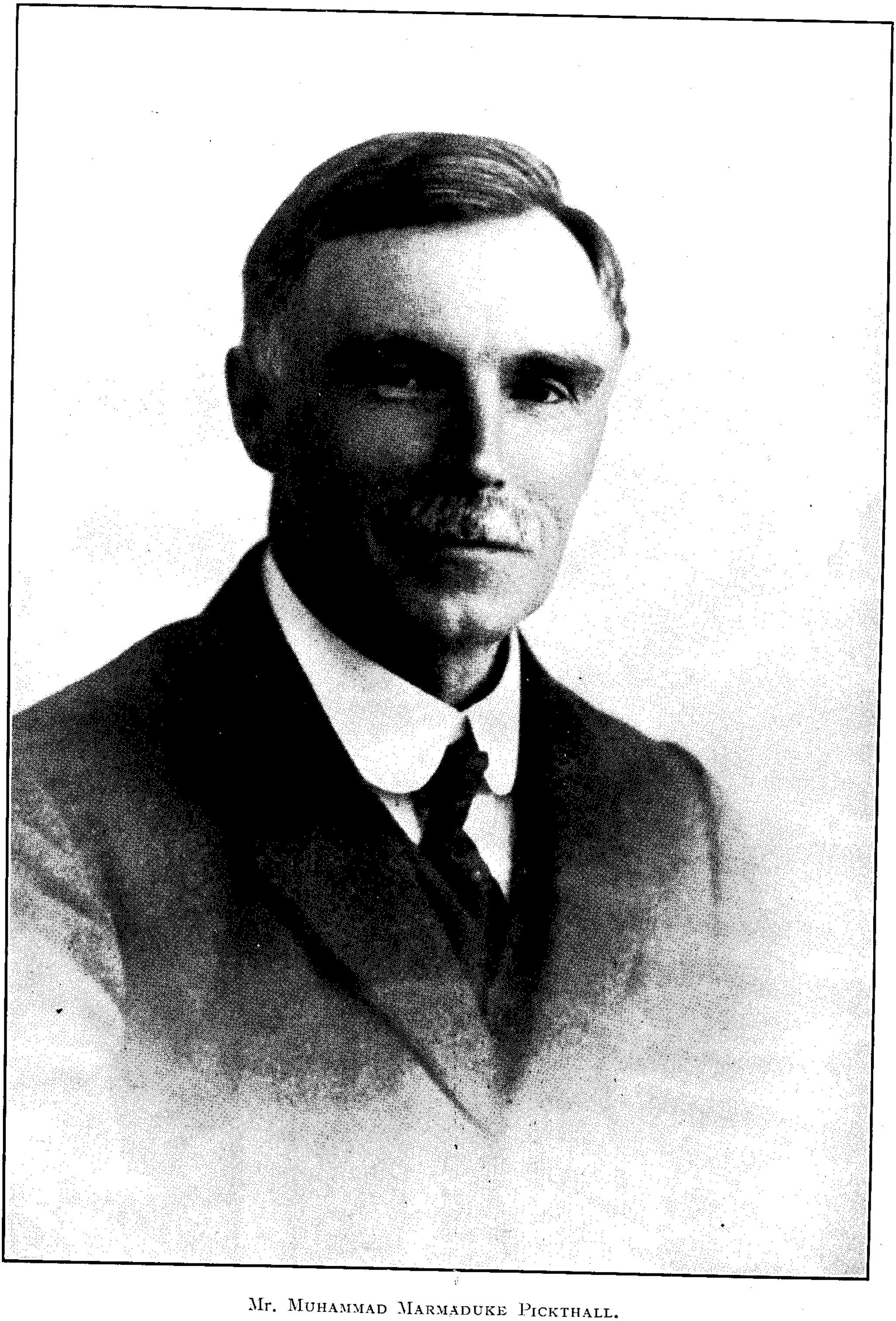

Mr. Muhammad Marmaduke Pickthall.
(Editor, *The Bombay Chronicle*.)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اشاعت اسلام

جلد (۸) بابت ماہ اپریل سنہ ۱۹۲۲ء نمبر (۴)

شذرات

عالیجناب محمد مارمیڈیوک پکتھال کا اسم گرامی تعرف کا محتاج نہیں۔ آپ ۱۸۷۵ء میں پیدا ہوئے اور ہیرو کے سکول میں تعلیم پائی عنفوان شباب میں ہی جب بہت سے نوجوان یونیورسٹی میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں آپ فلسطین میں مشرق قریبہ کے مذہبی۔ پولیٹکل اقتصادی اور سوشل حالات کو ملاحظہ کرنے کیلئے تشریف لیگئے مشرقی معاملات میں تمام انگریزوں کی نسبت آپ ماہر گنے جاتے ہیں۔ ایک ناولسٹ کی حیثیت میں آپ نے سنہ ۱۹۰۳ء میں Said the Fisherman ایک شام کا افسانہ لکھ کر شہرت حاصل کر لی۔ اس تصنیف نے ظاہر کر دیا کہ آپ ایک بلند پایہ اور اہل بصیرت مصنف ہیں۔ آپ کی دیگر تصانیف مندرجہ ذیل ہیں۔

Brendle (1904) - Enid (1906) -

M. Yopes (1907) - The house of Islam (1906)

The Velley of the Kings (1909) - Children of the Nile (1908)

Lark-Meadow (1912) - Pot and Pan (1911)

With the turks in Wartime (1914) The house of wat (1913)

Tales from Five Chimneys (1915) - Veiled Woman (1916)
Knights of Arabia (1917) - Oriental Encounters (1918)
'Sir Limpidus (1919) - 'The Early Hours (1921)

اس کے علاوہ آپ Athenaeum —.
'The Near East' 'New Age' 'Saturday Review'
اور دیگر رسالوں میں مضامین بھی لکھتے رہے ہیں۔ حال ہی میں آپ بمبئی کرانیکل کے ایڈیٹر تھے +

جناب پکتھال صاحب نے ۱۹۱۸ء میں قبولیت اسلام کا اعلان کیا۔ اور انگلستان کی مختلف اسلامی تحریکوں میں نمایاں حصہ لیتے رہے ۱۹۱۹ء میں جب حضرت خواجہ کمال الدین صاحب صحت خراب ہو جانے کی وجہ سے ہندوستان واپس آ گئے۔ تو جناب محمد مارما ڈیوک پکتھال نے ووکنگ کا سب کام سنبھال لیا۔ آپ نماز جمعہ اور عیدین میں امامت کراتے تھے۔ لندن مسلم پریئر ہوس میں خطبات پڑھتے اور ماہ رمضان میں نماز تراویح بھی آپ ہی پڑھاتے تھے۔ اس عرصہ میں اسلامک ریویو آپ ہی کے زیر ادارت رہا۔ یہ امر قابل غور ہے کہ آپ نے مشرف بہ اسلام ہونے کے بعد اپنی اہلیہ پر کبھی اثر ڈالنے کی کوشش نہیں کی مسز پکتھال نے اپنی مرضی سے اسلام قبول کیا جو اہل دماغ میں موجودہ مذہبی تحریک کو ظاہر کرتا ہے۔

سنگاپور کے سفر میں وہاں کے مسلمانوں نے حضرت خواجہ صاحب کی موجودگی میں ہی ایک انجمن قائم کر دی جس کا نام انجمن اسلام رکھا۔ اس انجمن کے اغراض و مقاصد انہی کے رسالہ "دی مسلم" سے اقتباس کر دیئے ہیں مترجم

انجمن اسلام سنگاپور

سنگاپور میں انجمن اسلام کے قائم ہونے سے ایک اہم ضرورت پوری ہو گئی۔ شروع سے ہی اسلام ایک مشنری مذہب رہا ہے قرآن کریم میں بھی سلامتی اور امن کے مذہب کی اشاعت کیلئے تاکید فرمائی ہے ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن (ترجمہ) لوگوں کو عقل کی باتوں اور اچھی اچھی نصیحتوں سے اپنے پروردگار کے رستے کیطرف بلاؤ۔ اور ان کے ساتھ بحث بھی کرو تو ایسے طور پر کہ وہ بہت ہی پسندیدہ ہو (سورہ النحل رکوع ۱۵)

یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسلتہٗ ۔ ترجمہ اے پیغمبر جو احکام تم پر تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل ہوئے ہیں پہنچا دو۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم نے خدا کا کوئی پیغام لوگوں کو نہیں پہنچایا۔ اسلام لوگوں کی انفرادی کوشش سے دنیا میں پھیلا۔ چین ملایا سیلون۔ جاوا سماٹرا مغربی افریقہ ہندوستان اور دیگر ممالک میں بھی پیروان اسلام نے ہی اس مذہب کو پھیلایا۔ بہت سے غیر مسلم ایک مسلمان کے مذہبی جذبے کو رشک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور بعض تو اسے زمیسری مذہب سمجھتے ہیں۔ یہ ایک معجزہ ہے کہ تمام روئے زمین پر مسلمان پائے جاتے ہیں۔ ایک عرصہ تک مسلمانوں کی رفتار دیگر مذاہب اور مغربی سرگرمیوں کے بالمقابل بہت سست رہی لیکن اب انہوں نے اس کمی کو محسوس کرلیا ہے اور وہ تقاضائے زمانہ کو پورا کرنے میں کوشاں ہیں۔ آٹھ برس ہوئے کہ ایک مسلم مشنری خواجہ کمال الدین صاحب نے انگلستان میں تبلیغ اسلام کا کام شروع کیا جسمیں انہیں بڑی کامیابی ہوئی لیکچروں اور خطبات سے جو آپ نے وہاں اسلام پر دیئے مسلمانوں میں ایک نئی روح پیدا ہوگئی۔ یہ کام اب دن بدن بڑھ رہا ہے اور مغربی طریق پر کیا جاتا ہے۔ یہ مسلمانوں کا پہلا مشن ہے جو مغربی ممالک میں قائم ہوا۔ ہزاروں آنکھیں انگلستان کی اس واحد مسجد پر لگی ہیں جہاں اسلام کے متعلق بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ گذشتہ سال کے شروع میں خواجہ کمال الدین صاحب سنگاپور میں تشریف لائے۔ اس مقام کے مسلمان آپ کے لیکچروں سے بہت مستفید ہوئے اور انہوں نے خواہش ظاہر کی کہ خواجہ صاحب کو اس کام میں امداد دیجائے۔ آخر یہ قرار پایا کہ ایک انجمن قائم ہو جو ووکنگ مسلم مشن کو مالی امداد بہم پہنچائے۔ اسلامک ریویو اور اسلامی لٹریچر کی غیر مسلم حلقہ میں اشاعت کرے۔ انجمن کے قواعد و ضوابط بھی خواجہ صاحب نے ہی مرتب کئے اور اس کی کامیابی کے لئے دعا کی۔ گو خواجہ صاحب ہم سے جسمانی رنگ میں الگ ہو گئے ہیں لیکن روحانی طور پر وہ ہمیشہ ہمارے ساتھ رہینگے۔ یہ انجمن جسکی بنیاد آپ نے رکھی ہے ملایا میں آپ کی تشریف آوری کی یادگار رہیگی۔ اب تک انجمن کے ممبروں کی تعداد اکیسو تیئس تک پہنچ گئی ہے۔ یہ انجمن تمام مسلمانوں سے اپیل کرتی ہے کہ ہر ممکن طریق سے وہ اسکی مدد کریں۔ یہ ایک مذہبی انجمن ہے اور سب مسلمان جو دین سے محبت رکھتے ہیں وہ اسے کامیاب بنانے میں کوشش کریں۔ کیونکہ انکی کوششوں پر ہی اسکی ہستی کا دارومدار ہے۔ انجمن اسلام نے ہم پر ایک بڑی ذمہ واری کا بوجھ ڈال دیا ہے۔ ہم خواجہ کمال الدین یا مولوی صدرالدین تو نہیں اسلئے ڈرتے ہیں

اس کام کو نبھا سکیں ہم اپنی کمزوریوں کو جانتے ہیں ہمیں امید ہے کہ تمام برادران اسلام ہماری رہنمائی اور حوصلہ افزائی کرتے رہینگے - ہم ایک سہ ماہی رسالہ نکالنے کا ارادہ رکھتے ہیں - اگر ہماری مالی حالت نے اجازت دی - تو ہم اس رسالہ کو ماہوار کر دیں گے - اس رسالے کی اشاعت انگریزی میلے اور تامیل میں کرنا چاہتے ہیں - سیاسیات کو اس رسالے میں کوئی دخل نہ ہوگا - ہمارا مقصد تو اسلام کی خوبیوں کا اظہار ہے - اس کے متعلق غلط فہمیوں کو دور کرنا اور مختلف اقوام کے درمیان صلح و آشتی قائم کرنا ہے - اس انجمن کے مندرجہ ذیل اغراض ہونگے :-

(۱) اسلامی عقائد اور لٹریچر کی اشاعت -

(۲) ووکنگ مسلم مشن کی اعانت -

(۳) ایک مسلم کتب خانہ کھولنا -

ایک ٹوٹا ہوا بت - یورپ اور اسکی تہذیب کا بت آج ٹوٹا پڑا ہے - الناس علے دین ملوکھم ایک عام ضرب المثل ہے جو ماتحت اقوام کیحالت کو ظاہر کرتی ہے یورپ کے غلبہ سے اثر پذیر ہو کر لوگوں نے اسی کے اوضاع و اطوار کی نقل شروع کر دی - یورپ کی ظاہری شان و شوکت سے انکی آنکھیں چندھیا گئیں - اور وہ اسی کی پرستش کرنے لگے لیکن اسکی اصلیت ان پر جلدی ہی کھل گئی - جنگ یورپ کا ہولناک نظارہ لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا اور انہیں اندازہ کرنے کا موقعہ ملگیا کہ یورپ میں انسانوں کو تباہ کرنیکی کتنی قابلیت ہے - اخبار دں اور رسالوں میں یوروپین تہذیب کا چرچا لاحاصل ہے - جب ہم دیکھتے ہیں کہ اسمیں عملی کیفیت نہیں - اسی موضوع پر ایک مضمون اسلام اور یوروپین تہذیب قارئین کرام کے پیش نظر ہے جو انہیں جرائد کے ایک مسلم بھائی کی قلم سے نکلا ہے +

قحط کے مصیبت زدہ - مندرجہ ذیل خط بجنسہ درج کیا جاتا ہے جو رائٹ آنریبل سید امیر علی - پی سی - آئی - ای نے خواجہ کمال الدین صاحب کو تحریر کیا ہے :-

کیا میں آپ کی توجہ ان مصیبت زدہ مسلمانوں کی طرف مبذول کرا سکتا ہوں جو قسطنطنیہ

اور اسکے گرد و نواح میں پناہگزین ہیں جنکی تعداد ۰۰۰۰۰۷ یا ۰۰۰۰۰ انفوس ہے بھوک اور شدت کی سردی میں ہزاروں موت کا شکار ہو رہے ہیں خاص کر بچوں کی اموات میں بہت اضافہ ہو گیا ہے کیونکہ مائیں اپنے بچوں کو دودھ نہیں پلا سکتیں۔ یہی مصائب مغربی اناطولیہ سمرنا اور صوبہ بروسا کے مسلمانوں پر ہیں۔ برٹش ریڈ کریسنٹ سوسائٹی نے ان بیکس مسلمانوں کی امداد کیلئے روپیہ دیا ہے۔ کمیٹی بہت مشکور ہوگی۔ اگر آپ ان غریب لوگوں کو تکالیف سے رہائی دینے میں ہماری امداد فرمائینگے۔ ہمیں امید ہے کہ آپ ہندوستان اور جاوا کے صاحب استطاعت لوگوں سے اپیل کرینگے جو آپکے زیر اثر ہیں

اس خط سے ظاہر ہے کہ فوری امداد کی ضرورت ہے ہر ایک فرد بشر جو اسلامی اخوت سے تعلق رکھتا ہے۔ مرد عورت امیر و غریب سب کا فرض ہے کہ اس موقع پر اپنے قحط زدہ بھائیوں کی مدد کریں قرآن کریم کے مطابق غربا کو کھانا کھلانا مذہب کی روح ہے۔

ارایت الذی یکذب بالدین ۰ فذلک الذی یدع الیتیم ۰ ولا یحض علی طعام المسکین (**ترجمہ**) تم نے اس شخص پر بھی نظر کی جو روز جزا کو جھوٹ سمجھتا ہے۔ اور یہ شخص ہے کہ یتیم کو دھکے دیتا ہے اور مسکین کو کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا تعلیم قرآنی کی رو سے محض زبان سے اقرار کر لینا ہی کوئی وقعت نہیں رکھتا۔ اگر یہ احساس پیدا نہیں ہوا کہ خود بھی غربا کو کھانا کھلائے اور دوسروں کو بھی جو اس کے زیر اثر ہوں اسکی ترغیب دے ہم موجودہ حالات میں نہایت ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ اس آواز کا نہایت فراخدلی سے جواب دیا جائے اسلام کی اس پاک مثال کو زندہ کرو جب مہاجرین اپنا سب مال و اسباب خدا کی راہ میں چھوڑ کر نہایت غربت کی حالت میں مدینہ میں پناہگزین ہوئے اس وقت انصار نے ان سے کیا سلوک کیا ہر ایک نے اپنے مال و اسباب کو دو برابر حصوں میں تقسیم کیا۔ اور ایک حصہ اپنے مہاجر بھائی کو دیدیا۔ کیا آج مسلمان اپنے آپکو ان عظیم الشان اسلاف کے قابل ثابت کرینگے +

حضرت مسیح کی مذمت

پرانے عہد نامے کے متعلق کینن بارنز کے خیالات جن خیالات کا اظہار وسٹمنسٹر کے کینن نے یونیورسٹی کالج میں کیا وہ دلچسپی سے خالی نہیں ڈیلی ٹیلیگراف مورخہ ۶ جنوری سنہ ۱۹۲۲ء سے ہم ذیل کا اقتباس کرتے ہیں :-

یہ ضروری ہے کہ بچوں کو پرانے عہد نامہ کی اصلیت اور اہمیت سے آگاہ کر دیا جائے۔ اسمیں یہودی قوم کے حالات درج ہیں۔ اسمیں بیان کیا گیا ہے کہ بنی اسرائیل کے انبیاء کس طرح خداوند تعالیٰ تک پہنچے۔ اور انہیں حضرت مسیح کے نازل ہونے سے پہلے ہی ایک رسول کی امید تھی لیکن پرانے عہد نامے میں قصے کہانیاں اور غلط تاریخ اور پرانے زمانہ کی پرستش کا حال بھی موجود ہے جو خدا کی نسبت نہایت ادنےٰ خیالات پر مبنی ہیں۔ ایک بات جو قابل قدر ہے وہ توحید کی روح تھی جو یہودی اقوام میں پھیل گئی۔ ان امور کو بچوں کے ذہن نشین کرانا بہت مشکل ہے اسلئے بہتر ہے کہ مذہبی تعلیم میں پرانے عہد نامے کو آخری مدارج میں رکھا جائے ورنہ بچے کتاب پیدائش کی حکائتوں کو پڑھینگے جو بعد میں جھوٹ ثابت ہونگی + آخر میں کینن کو مجبوراً اس نتیجہ پر آنا پڑا کہ تعلیمی نکتۂ نگاہ سے عورت کی پیدائش دانیال اور یونس کی حکایات بہت خطرناک ہیں۔ کیونکہ اس قسم کی تعلیم موجودہ خیال کو اور تقویت دیتی ہے کہ مذہبی آدمیوں کے نزدیک سچائی کا معیار نہایت ہی پست ہے +

اس بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اور اک اور عقائد کے درمیان ایک جنگ چھڑ گئی ہے لیکن فاضل کینن صرف پرانے عہد نامے کو ہی کیوں تعلیمی نصاب سے نکالنا چاہتا ہے جبکہ نئے عہد نامے پر بھی وہی اعتراض پڑتا ہے۔ اگر حضرت یونس کی حکایت کو صحیح تاریخ سمجھنے سے انسان میں سچائی کا معیار ادنےٰ ہو جاتا ہے تو ڈاکٹر بارنز اس شخص کے متعلق کیا کہیگا جسکی زبان سے مندرجہ ذیل الفاظ نکلے

اس زمانے کے بد اور حرامکار لوگ نشان ڈھونڈتے ہیں۔ پر یونس نبی کے نشان کے سوا کوئی نشان انہیں دکھایا نہ جائیگا۔ کیونکہ جیسا یونس تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں رہا ویسا ہی ابن آدم تین رات دن زمین کے اندر رہیگا (متی باب ۱۲ آیت ۴۰-۳۹)

اگر حضرت یونس کی حکایت بچپن میں انسانی دماغ کیلئے خطرناک ہے تو ایسے ہی پرانے عہد نامے کی اور باتوں کو جزو ایمان سمجھنا اور بھی زیادہ خطرناک ہے۔ کیا ہم حضرت مسیح کے معیار صداقت کو بھی ادنےٰ سمجھیں۔ کیونکہ آپ نے حضرت یونس کی حکایت کا حوالہ دیا جس موقعہ پر یہ حوالہ پیش کیا گیا۔ اگر اسے مدنظر رکھا جائے تو یہی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح اسے سچا سمجھتے تھے بہت سے اراکین کلیسیا اسکی سچائی کے قائل نہیں ڈاکٹر بارنز بھی اسی زمرہ میں

شامل ہیں۔ کیا وہ حضرت مسیح کی مذمت اِس سے بڑھ کر کر سکتے ہیں۔ آج کلیسیا کے عقائد عقل کے بالکل خلاف ہیں۔ انکی تعلیم و تربیت ان عقائد کو تسلیم نہیں کرتی۔ اسلئے کلیسیہ کو نیا جامہ پہنانے کی کوشش کیجا رہی ہے۔ وہ کلیسیہ کی مخصوص گول مول زبان کے پردے میں اپنے مذہبی عقاید کو قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن ان کی یہ کوشش بھی بیہودہ ثابت ہو رہی ہے۔ ادراک اور منطق کی روشنی میں ان کے مذہب کی عمارت زمین پر گر جاتی ہے۔ مثلاً ڈاکٹر بارنز نے مندرجہ بالا الفاظ میں اعتراف کیا ہے کہ کتاب پیدائش کی کہانیاں جھوٹ ہیں تو ازلی گناہ اور کفارہ کے عقائد جن پر وہ ایمان رکھتے ہیں کب درست ہو سکتے ہیں۔ اگر باغ عدن اور ہبوط آدم کے واقعات محض فرضی قصہ کہانیاں ہیں تو کلیسیہ کا تمام مذہب جس کی بنیاد پولوس اور بعد کے علماء الٰہیات نے رکھی تہ و بالا ہو جاتا ہے۔ کلیسیہ کے مطابق حضرت آدم کا بہشت سے نکالے جانا بنی نوع انسان کی بربادی کا باعث ہو گیا ان حالات میں کسی نجات دینے والے کی ضرورت پیدا ہوئی۔ ابن مریم نے مصلوب ہو کر خدا اور انسان میں دوبارہ رشتہ صلح قائم کیا۔ یہ عیسائی مذہب کا خلاصہ ہے۔ اگر کتاب پیدائش کی کہانی غلط ہے تو ڈاکٹر بارنز کو اپنے دوسرے عقائد پر بھی نظر ثانی کرنی چاہئے۔ وہ ایک تعلیمیافتہ انسان ہیں اور انہیں علم ہو گا۔ کہ ہبوط آدم کا قصہ قدیم یہودیوں کو معلوم نہ تھا۔ یہ عقیدہ پولوسی مذہب کو تقویت پہنچانے کیلئے رائج کیا گیا جس کا مقصد خدا اور انسان کے درمیان پھر رشتہ قائم کرنا تھا۔ بہرحال ڈاکٹر بارنز حضرت آدم اور حوّا کے قصہ کو غلط خیال کرتے ہیں۔ اگر بچوں کیلئے اس قسم کی کتابیں مضر ہیں تو پولوس کے اکثر خطوط کو بھی رد کرنا چاہئے +

نامۂ ووکنگ ۔ برادران اسلام السلام علیکم ۔ خدا کے فضل سے حضرت خواجہ کمال الدین صاحب نے مشن کے کام کو پھر سنبھال لیا ہے۔ اور کئی ایک مشنری آپ کی امداد کیلئے موجود ہیں مشن کی خدمت کا ہم حضور نظام حیدر آباد علیا حضرت بیگم صاحبہ بھوپال حضور نواب صاحب بہاولپور حضور نواب صاحب خیرپور حضور شیخ صاحب منگرول اور رنگون کے ملک التجار سر عبدالکریم جمال کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں +

مشن کی پہلی حالت میں یہ ایک ترقی ہوئی ہے جبکہ مشن کا انتظام اور اشاعت کا کام تن واحد ہی انجام دیا کرتا تھا - اگر اس کام پر نظر ڈالی جائے جو ہمارے سامنے ہے تو مشنریوں کا یہ اضافہ اس کیلئے کافی نہیں - ۵ اجنوری سے مسلم پریئر ہوس لندن میں کام شروع ہوگیا ہے جسکی رپورٹ وقتاً فوقتاً شائع ہوتی رہیگی +

ہم ذیل کے مضامین کا سلسلہ جاری رکھنے کا ارادہ کرتے ہیں -

پاک روایات - اسلام میں جمہوریت صوفیوں کی ڈائری اور ملفوظات - کیونکہ ان موضوع پر ہم نے چند ایک اہل قلم کی امداد حاصل کرلی ہے - صوفیوں کی ڈائری کے عنوان سے ہم ان مذاہب پر اسلامی نکتہ نگاہ سے تبصرہ کرینگے جو عیسائیت کی بجائے مغرب میں قائم ہورہے ہیں - دراصل یہ تمام مذاہب اسلام کی مختلف شکلیں ہیں +

وہ لیکچر بھی قارئین کرام کے پیش نظر رہینگے جو انگلستان کے مختلف مقامات پر ہوا کریں گے - اس دفعہ ہمنے اسلامک ریویو کے حجم کو بڑھا دیا ہے لیکن اس قیمت پر موجودہ حالات میں شاید حجم کی اس زیادتی کو قائم نہ رکھ سکیں - قیمت میں بھی ہم اضافہ نہیں کرسکتے - کیونکہ ہم تجارتی اصول پر کام نہیں کرتے - اسلئے ہم مندرجہ ذیل امور کیطرف آپ کی توجہ مبذول کراتے ہیں ہمیں یقین ہے کہ ہمارے مسلم قارئین کی کثیر تعداد اسلامی لٹریچر کی اشاعت میں دلچسپی لیتی ہے - اس معاملہ میں اگر ان اصحاب کی طرف سے کچھ امداد ملجائے تو ہم ریویو کا حجم ۶۰ صفحہ تک کردیں - اگر ہمارے قارئین ریویو کے خریدار پیدا کریں تو بھی بہت کچھ ہوسکتا ہے -

یہی اسلامی روح کے ماتحت ہمارے عملہ نے اس چندہ کی فہرست کو شروع کیا ہے -

نام	پونڈ	شلنگ	پنس
خواجہ کمال الدین صاحب	۵	۰	۰
محمد یعقوب خان صاحب	۲	۰	۰
داؤد شاہ صاحب	۲	۰	۰
خلیفہ عبدالحق صاحب	۲	۰	۰
خواجہ نذیر احمد صاحب	۳	۰	۰
پروفیسر عبدالمجید صاحب	۲	۰	۰
پیرزادہ محمد امین صاحب	۰	۱۰	۰
قاضی مظہر الحق صاحب	۰	۱۰	۰
خوشی محمد (باورچی)	۰	۲	۰
میر جمال الدین (”)	۰	۲	۶
عبدالرحمن (ملازم)	۰	۲	۰
سبیل سروڈ (باغبان)	۰	۱	۰

عملہ ہندوستان

نام	روپیہ	آنہ	پائی	نام	روپیہ	آنہ	پائی
خواجہ عبد الغنی صاحب	۳	۰	۰	مولوی دوست محمد صاحب	۰	۱۰	۰
خلیفہ عبد المجید صاحب	۰	۱۰	۰	محمد رضی الدین صاحب	۰	۱۰	۰
خلیفہ محمد عبد اللہ صاحب	۰	۱۰	۰	محمد شفیع (چپراسی)	۰	۱	۰

میزان ۴۴ — ۹ — ۶

ہم تمام مسلم بھائیوں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس کار خیر میں حصہ لیں معطی صاحبان کے اسمائے گرامی نامہ ووکنگ میں چھپتے رہینگے قلیل رقوم بھی خوشی سے قبول کیجائینگی کیونکہ

قطرہ قطرہ بہم شود دریا

خادم - خواجہ نذیر احمد مینیجر (ووکنگ)

اتوار کے لکچر مندرجہ ذیل لکچروں کا سلسلہ مسلم پریئر ہوس لندن میں ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۲۲ء سے شروع ہے -

تاریخ	مضمون	لکچرار
۱۵ جنوری سنہ ۱۹۲۲ء	خانگی زندگی میں مذہب	خواجہ کمال الدین صاحب
۲۲ ״ ״	اسلام میں میری تسکین	مسٹر خالد شیلڈرک
۲۹ ״ ״	عالمگیر اخوت	مولوی محمد یعقوب خان صاحب
۵ فروری سنہ ۱۹۲۲ء	اسلام اور عورت میں رُوح	خواجہ کمال الدین صاحب
۱۲ ״ ״	اسلام اور سوشیلزم	خواجہ نذیر احمد صاحب
۱۹ ״ ״	ایک گراہوا بت	مسٹر محمد مارمیڈیوک پکتھال
۲۶ ״ ״	انسانی رُوح کے تین مدارج	محمد یعقوب خان صاحب

دنیا کے مشہور شہدائے ثلاثہ تفصیل مضامین - باب (۱) دنیا کے مشہور شہدائے ثلاثہ - باب (۲) سقراط باب (۳) مسیح - باب (۴) حسین باب (۵) دنیا پر شہادت کا اثر - کتاب نہایت ہی قابل دید ہے ہر سہ شہداء کی شہادت کا علیحدہ علیحدہ تذکرہ کرکے پھر امام حسین علیہ السلام کے واقعہ شہادت پر روشنی ڈالی ہے - قیمت ۸/

درخواستیں بنام مینیجر مسلم بک سوسائٹی عزیز منزل لاہور آنی چاہئیں

اسلام اور یوروپین تہذیب

(از قلم عبد المنتقیم صاحب)

۱۷ جنوری کی اشاعت میں ٹائمز نے انگورہ اور اتحادی کے عنوان سے ایک آرٹیکل لکھا ہے جسے ہم ذیل میں درج کرتے ہیں :-

"وقت آگیا ہے کہ مشرق قریب میں امن قائم کر دیا جائے۔ اور ٹرکی سے صلح کرکے اسلامی دنیا سے پھر تعلقات پیدا کئے جائیں۔ کیونکہ اتحادی یوروپین تہذیب کے نمائندے ہیں اسلئے یہ ان کا فرض ہے کہ اپنا طرز عمل ان لوگوں پر ظاہر کر دیں جن کے دل میں پھر ایک امید موہوم تازہ ہو گئی ہے۔ کہ اسلام دوبارہ زندہ ہو رہا ہے۔ اسلام جو کہ ایک زمانہ تک خواب غفلت میں رہا اب مغربی تہذیب کے اثرات سے اس کے دل میں ایک نئی امنگ پیدا ہو رہی ہے اور زیادہ تر اس تہذیب کی روح پھونکنے والے برطانیہ اور فرانس ہی ہیں۔ ان ممالک کے باہمی تعلقات ہی اسلام کی اس بیداری کے نتائج یورپ پر ظاہر کرینگے۔ برطانیہ و فرانس پر لازم ہے کہ وہ اتفاق قائم رکھیں۔ ان کے ہر قول و فعل میں یگانگت ہونی چاہیئے تاکہ وہ اسلامی دنیا کو یوروپین تہذیب کے احاطہ میں لے آئیں اور انہیں بیرونی اثرات سے محفوظ رکھیں"۔

مندرجہ بالا تحریر کا خلاصہ صرف یہ معلوم ہوتا کہ مشرق میں بولشویزم سے خبردار رہو۔ اسلام کے دوبارہ زندہ ہونے کو موہوم امید سے تعبیر کرنا بالکل لامعنی ہے اسلام زندہ ہے۔ اور لوگ اسکی متعلق کسی تاریکی میں نہیں۔ ان کا احساس تو بدی کے خلاف ہے اور ہر ممکن طریق سے صداقت کو قائم کرنا ہے۔ اگر بولشویزم کے اتحاد سے یہ مقصد حل ہو سکتا تو اسکی امداد لی جائیگی۔ ورنہ بالشویزم درمیان سے اٹھ جاتا اور سوال یہ رہ جاتا ہے کہ کس طرح یورپ کا ڈر اور اسکی بے اعتمادی مسلمانوں کے دل سے خصوصاً اور مشرقی لوگوں کے دل سے عموماً دور کیجائے یہ خطرہ کبھی پہلے اتنا سخت نہیں تھا جسقدر آج ہے ایک وقت تھا جبکہ سلطنت برطانیہ کے مسلمان

امن پسند اور قابل اعتبار تھے لیکن اتحادیوں نے مشرقی حکمت عملی میں زار روس کی پیروی کر کے اپنا اعتماد گنوا دیا۔ اور یوروپین وعدوں کی کوئی قدر و منزلت باقی نہ چھوڑی اگر مغربی تہذیب کے پھیلانے میں برطانیہ اور فرانس کا ہی زیادہ حصہ رہا ہے تو انہیں آگاہ ہونا چاہئیے، کہ مسلمانوں اور تمام ایشیائی اقوام اُن کے موجودہ طریق عمل سے خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ اور اب مسلمانوں کو یوروپین تہذیب کے زیر اثر لانے کیلئے نہ تو کوئی پولیٹیکل ذریعہ اور نہ کوئی فوجی مہم کامیاب ہو سکتی ہے کسی وقت یہ ممکن خیال کیا جاتا تھا لیکن آج یہ محال ہے۔ ایک زمانہ تھا جب مغرب نے اپنی مادی تہذیب کی ظاہرا چمک سے مشرق کو چکا چوند کر دیا تھا۔ اور جب ایشیائی یورپ میں مغربی تعلیم اس غرض سے حاصل کرنے جاتے تھے۔ کہ اس جادو سے ان میں ایک غیر معمولی طاقت پیدا ہو جائیگی جب وہ اپنے علوم و فنون کو یورپ کی کلوں اور پرزوں کے مقابل حقیر سمجھنے لگ گئے تھے۔ یہاں تک کہ اپنے مذہب کو بھی رفتار زمانہ سے پیچھے رہا ہوا خیال کرتے تھے۔ یہ دیوانگی اس وقت تک ہی جب مشرقی طالب علم یورپ سے تحصیل علوم کے بعد خبر لائے کہ نا انصافی اور اسی قسم کی برائیاں وہاں بھی اور ممالک کی طرح موجود ہیں۔ اور وہ مطالبہ کرنے لگے کہ تعلیم میں ہم اور یوروپین برابر ہیں۔ اسلئے ہمیں بھی وہی حقوق ملنے چاہئیں لیکن اس مطالبہ کو تحقیر سے رد کیا گیا۔ ان سادہ لوحوں پر اصلیت کا انکشاف ہو گیا اور وہ یورپ کی چال سمجھ گئے۔ وہ سوچنے لگے کہ ہم نے ان کے اوضاع و اطوار کی نہایت فرمانبرداری سے پیروی کی ہے۔ اس پر بھی ہمیں یہ حقیر سمجھتے ہیں۔ ہمارے بزرگوں کو یہ اس نظر سے نہ دیکھتے تھے حالانکہ وہ اپنے طریق پر ہی کاربند رہے۔ اسکی وجہ یہی ہے وہ اپنے کیریکٹر میں خود مختار تھے۔ اور ان میں ایک ایسی روح تھی جو لوگوں کو انکی عزت کرنے پر مجبور کر دیتی تھی۔ ہمارے پاس سوائے مغربی تہذیب کے اور کیا ہے۔ انہوں نے ہمیں ہمارے ورثہ سے محروم کر دیا ہے جس کے ہم بحیثیت ایشیائی ہونے کے حقدار تھے۔ یورپ کو یہ سمجھنے میں غلطی لگی ہے کہ ایشائی لوگ کم درجہ کے ہیں۔ وہ اہل یورپ سے کم نہیں بلکہ مختلف ہیں باہمی اختلاف اس قدر ہے کہ اگر یورپ کے طریق عمل پر انہیں مجبور کیا جائے تو انکی اپنی استعدادیں دب جاتی ہیں۔ وہ دوسروں کی نقل میں اپنی ہستی کو گنوا بیٹھے ہیں جیسے ایک قدرتی شاعر نہایت ہی ادنےٰ معلوم ہو گا۔ اگر وہ حساب بہی کھاتہ کے ذریعہ اپنا کمال دکھانے کی کوشش کرے۔ عہد قدیم میں تہذیب و ترقی کے میدان میں ایشیا

کا قدم سب سے پہلے رہا ہے آئندہ بھی ایشیا اپنی استعدادوں کو بار آور کر کے پھر تہذیب کی صف اوّل میں آجائیگا۔ یہ مقصد محض یورپ کی نقل سے حاصل نہیں ہو سکتا اسے اپنی ہستی کا سامان خود پیدا کرنا چاہیئے مغربی تعلیم کے اثر سے نئے جذبات پیدا ہو گئے ہیں بعینہٖ جس طرح صلیبی جنگوں میں ایشیا سے متاثر ہو کر یورپ میں نئے خیالات پیدا ہوئے۔ ان واقعات میں قدرت کاملہ کا ظہور اسطرح ہونا تھا۔ یورپ اور ایشیا در اصل دو متضاد ہستیاں نہیں انسانی ترقی میں ان دونوں کا رشتہ جسم اور روح کا ہے وہ تہذیب جس کی بنیاد محض یورپ کے خیالات پر ہو یقیناً بے روح ہو گی کیونکہ ایشیا تمام مذاہب کا گھر ہے۔ اہل یورپ یہ دعویٰ نہیں کر سکتے۔ کہ انہوں نے ایشیا کی آواز کو نہیں سنا۔ یہ آواز تو بچپن سے انہیں کتاب مقدس کے ذریعہ سنائی جاتی ہے۔ ان کے آباؤ اجداد اسے مغربی مادہ پرستی میں ایک روک تصور کرتے تھے جس کی عدم موجودگی انکی ذات کے لئے اور تمام دنیا کیلئے ایک لعنت ہو جاتی ہے۔ جب تک وہ اس تعلیم پر عمل پیرا رہے مشرق اور مغرب کے درمیان کبھی اتنی گہری خلیج حائل نہ تھی جتنی کہ آج ہے۔ یورپ ایک پولیٹیکل حیثیت میں آخرت سے منکر ہے۔ اور ایشیا ایسی مادیت کی تہذیب سے بیزار ہے جہاں اپنی خواہشات سے بڑھکر کسی قانون کی عزت نہیں ہوتی۔ انگلستان کے لوگ حیران ہوتے ہیں کہ ٹرکی کے سوال پر ہندو مسلم اتحاد کس طرح ہو سکتا ہے۔ ان کی باہمی مخالفت کیونکر رہ سکتی ہے جبکہ انگلستان کے وعدے اس آسانی سے توڑے جا سکتے ہیں۔ جب انہوں نے جنگ یورپ کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا اور بعد کے واقعات میں یورپ کی خدا ترسی کو ملاحظہ کر لیا اور ان فیصلوں کو بھی سن لیا جو اس تہذیب کے اراکین نے ایشیا کے متعلق کئے تب سے ظاہر ہو گیا کہ وہ ایشیاء سے ایسا سلوک روا رکھتے ہیں گویا اُس کے کوئی انسانی حقوق نہیں۔ اس پر طرہ یہ کہ گلیل کے نبی کی زبان سے عزت بھی ہوتی ہے جو ایک ایشیائی تھا۔ اور خدائی پیغام لایا جس کی وہ پرواہ تک نہیں کرتے +

ہندوؤں عیسائیوں اور یہودیوں کی کتب مقدسہ یکساں خدائی حکومت کو تسلیم کرتی ہیں یہ بھی خیال ایشیا میں مسلمہ طور پر مانا جاتا ہے۔ اور اسی خیال کی بنیاد پر ٹرکی اور اسلام سے انصاف کی خواہش کیجاتی ہے جسمیں ایشیا کی بہبودی سے یورپ کی سلامتی کا زیادہ خیال ہے کیونکہ یورپ

ایک بے انصافی کا مرتکب ہوتا ہے اور جو بے انصافیاں کرتے ہیں وہ خدائی قانون سے معرض خطر میں پڑ جاتے ہیں۔ خدائی حکومت کا خیال ہر ایک مذہب میں پایا جاتا ہے لیکن یورپ اسے خواب و خیال سے زیادہ وقعت نہیں دیتا وہ مادہ پرستی پر شیدا ہے کیونکہ اسمیں نتائج بہت جلد ظاہر ہو جاتے ہیں۔

انسان اپنی حقیر زندگی میں اس حیات ابدی کو فراموش کر دیتا ہے اور نہیں سمجھتا کہ بنی نوع انسان کی زندگی کے مقابل اسکی زندگی ہیچ ہے۔ خدائی حکومت انہیں ایک امر محال معلوم ہوتا ہے کیونکہ حکمران اس سے چنداں فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ اسکی پابندیاں اور نیک و بد کے متعلق قوانین انہیں گراں گزرتے ہیں۔ البتہ اس حکومت کی سچائی کا قائل ہے جس کے قوانین بادشاہ اور غلام کے لئے یکساں ہیں۔ اور یہی حکومت کو انسان کی ترقی اور دنیا میں امن قائم کرنے کا واحد ذریعہ خیال کرتا ہے۔ اس جہان پر اللہ کی حکومت کوئی خیالی بات نہیں مختلف مظاہر قدرت رات دن پیدائش اور موت اور ہزاروں قوانین جن کی فرمانبرداری ہم کرتے ہیں تمام اسی بات کا اظہار کرتے ہیں کہ اللہ کی حکومت ہر طرف محیط ہے۔ اور انسان کا اختیار ان چیزوں پر جنہیں وہ اپنی سمجھتا ہے کس قدر محدود ہے یہی خیال تمام مذاہب کی جڑھ میں ہے لیکن اسکی وضاحت جیسی اسلام میں ہے اور کسی مذہب میں نہیں ملتی۔ دوسرے مذاہب اللہ کی حکومت کو اپنی قوم تک ہی محدود سمجھتے ہیں۔ قرآن کریم فرماتا ہے :-

وَقَالُوا لَن يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَن كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ ۗ تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ ۗ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ۝ بَلَىٰ مَنْ أَسْلَمَ وَجْهَهُ لِلَّهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهُ أَجْرُهُ عِندَ رَبِّهِ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ + (سورۃ البقرہ رکوع ۱۳ آیت ۱۱۱)

ترجمہ - اور کہتے ہیں کہ یہود اور نصاریٰ کے سوا جنت میں کوئی نہیں جانے پائیگا۔ یہ ان کے اپنے خیال ہیں۔ کہو اگر سچے ہو تو اپنی دلیل پیش کرو۔ بلکہ واقعی بات تو یہ ہے کہ جس نے خدا کے آگے تسلیم خم کر دیا۔ اور وہ نیکوکار بھی ہے تو اس کے لئے اس کا اجر اسکے پروردگار کے ہاں ہے۔ اور آخرت میں ایسے لوگوں پر نہ کسی قسم کا خوف طاری ہوگا اور نہ وہ کسی طرح آزردہ خاطر ہونگے +

اسلام کو اکثر تلوار کا مذہب کہکر بدنام کیا جاتا ہے۔ اور دوسرے مذاہب کی طرح اس پر بھی تنگدلی کا الزام لگایا گیا ہے۔ تاریخ اسلام کے اس تاریک زمانہ میں جب ہلاکو خان نے

بغداد کو فتح کیا تو فقیہوں سے یہ سوال پوچھا گیا کہ اسلامی قانون کی رُو سے دونوں میں سے کون بہتر ہے ایک مسلمان خلیفہ جو بدی کرتا ہے۔ یا ایک کافر حکمران جس کا طرزِ عمل نیک ہو۔ اس کا جواب یہ ملا کہ ایک کافر حکمران جو نیک ہو۔ اللہ کی حکومت میں جیسا قرآن کریم سے ظاہر ہے مسلمانوں میں کوئی خصوصیت نہیں سمجھی گئی نہ وہ دیگر اقوام میں سے چُنے ہوئے برگزیدہ لوگ ہیں کسی کو فوقیت صرف اعمال اور سچائی سے ہی ہو سکتی ہے آخرت میں سب سے یکساں حساب لیا جائے گا۔ وہاں قومیت رنگ یا مذہب میں کوئی تمیز نہ ہو گی۔ ولکل وجهة هو مولیها فاستبقوا الخیرات این ما تکونوا یات بکم اللہ جمیعاً۔ ان اللہ علی کل شیءٍ قدیر (ترجمہ) ہر ایک کیلئے ایک سمت مقرر ہے جدھر کو وہ اپنا مُنہ کرتا ہے پس مسلمانو نیکیوں کی طرف دوڑو کہ اوروں سے بڑھ جاؤ۔ تم کہیں بھی ہو اللہ تم سب کو اپنے پاس کھینچ بلائیگا۔ بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے +

لیس البر ان تولوا وجوهکم قبل المشرق والمغرب ولکن البر من اٰمن باللہ والیوم الاٰخر والملٰئکة والکتٰب والنبیین ج واتی المال علی حبه ذوی القربٰی والیتٰمی والمسٰکین وابن السبیل والسآئلین وفی الرقاب ج واقام الصلوٰة واتی الزکوٰة ج والموفون بعهدهم اذا عاهدوا ج والصٰبرین فی البأسآء والضرآء وحین البأس اولٰئك الذین صدقوا واولٰئك هم المتقون (البقرہ ع ۲۲) (ترجمہ) نیکی یہی نہیں کہ اپنا مُنہ مشرق کی طرف یا مغرب کیطرف کر لو بلکہ اصل نیکی تو انکی ہے جو اللہ اور روز آخرت اور فرشتوں اور آسمانی کتابوں اور پیغمبروں پر ایمان لائے اور مال اللہ کی محبت پر رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں اور مانگنے والوں کو دیا اور غلامی کی قید سے لوگوں کی گردنوں کو چھڑانے میں دیا اور نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہے۔ اور جب کسی بات کا اقرار کر لیا تو اپنے قول کے پورے اور تنگی میں اور تکلیف میں اور ہلا چلی کے وقت ثابت قدم رہے۔ یہی لوگ ہیں جو دعویٰ اسلام میں سچے نکلے اور یہی ہیں جنہیں پرہیزگار کہنا چاہئے +

اہل یورپ کا یہ خیال غلط ہے کہ مسلمان ٹرکی کی طرفداری اسی خیال سے کرتے ہیں جس وجہ سے یورپ کی اقوام یونانیوں کی مدد کر رہی ہیں۔ کیونکہ اس ملک کا مذہب وہی ہے جو

ان کا ہے مسلمان ٹرکی اور عرب کی آزادی کے حامی ہیں کیونکہ ان کے مطالبات حق پر مبنی ہیں۔ اس معاملہ میں انگلستان کی مخالفت اسلئے ہے کہ لڑائی سے پہلے مسلمانوں کی امداد حاصل کرنے کیلئے جو وعدے ان سے کئے گئے وہ پورے نہیں ہوتے۔ یہ بات ان پر اب روشن ہوئی۔ کہ یہ جنگ تو ان چیزوں کے خلاف کی گئی جنہیں وہ محبت اور قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں یعنی اسلام کی طاقت جو خدائی حکومت کے بلند خیال کا ظاہری نشان تھی او جس کا پیغام ابھی پوری طرح بنی نوع انسان تک نہیں پہنچا تھا۔ ٹائمز نے اپنے آرٹیکل میں اسلامی سلطنت کے ماتحت عیسائیوں کی قلیل التعداد قوموں کی حفاظت کا سوال پیش کیا ہے مسلمان ان عیسائی اقوام کے جان و مال کی حفاظت صدیوں سے کرتے چلے آئے ہیں۔ جبکہ عیسائی یورپ انہیں ذبح کر ڈالتا یا عیسائیت کی ایک نئی شکل ان سے جبراً منواتا۔ سپین میں مسلمانوں کی وہ کثیر تعداد کیا ہوئی میدریا کے .... ۳۵ مسلمان کیا ہوئے ہنگری۔ سبریا اور سسلی کی مسلم آبادی کہاں گئی۔ سب قتل اور غارتگری کی نظر ہوئے ہم یہاں پرانے واقعات کی یاد تازہ کرنا نہیں چاہتے۔ ہمارا مقصد صرف یہ ہے کہ یورپ اپنی گذشتہ کمزوریوں کو محسوس کرے اور اپنے موجودہ طریق عمل میں انصاف کو مدنظر رکھے اسلامی سلطنتوں میں عیسائی اقوام نے مسلمانوں کو نجات حاصل کرنے سے محروم قرار دیا۔ اور جب کبھی انہیں غلبہ حاصل ہوا انھوں نے مسلمانوں کی لوٹ مار کو جرم نہ سمجھا۔ اس کے بالمقابل مسلمانوں نے کبھی عیسائیوں کو نجات سے خارج نہیں سمجھا اور نہ ہی ان کے قتل اور جبراً مسلمان بنانے کو نیکی تصور کیا۔ کئی صدیوں تک اس رواداری کے سبب عیسائی وفادار رہے لیکن یورپ ان کو گمراہ کرنے میں متواتر ایک صدی کی کوشش کے بعد کامیاب ہوا۔ ہم یوروپین مدبروں سے پوچھتے ہیں کہ عیسائی اقوام کو ترکوں کے خلاف کس نے قتل و غارتگری کی تعلیم دی۔ یہ زار روس تھا جس کی سلطنت بڑی طاقتوں میں شمار ہوتی تھی۔ اور جو اتحاد قومی مشرقی پالیسی کا بانی تھا۔ ہم انہیں یاد دلاتے ہیں کہ عیسائی اقوام کی ہر ایک شورش کا مقصد مسلم آبادی کو تباہ کرنا تھا۔ وہ اس امر کی سچائی کو دل میں محسوس کرتے ہیں لیکن ظاہر نہیں کرتے۔ اس بات کو دل میں رکھ کر انصاف کرنا کہ عیسائی بالکل بےگناہ

ہیں۔ یقیناً اور بے انصافیوں کا پیش خیمہ ہوگا۔ ہم ان سے کہتے ہیں کہ اس دنیا پر وہ خدائی حکومت کے قوانین کو ملحوظ خاطر رکھ کر انسانی اعمال کے مطابق انصاف کریں نہ ان کے مذہب اور عقائد کے مطابق +

قل یا اھل الکتٰب تعالوا الیٰ کلمۃٍ سوآءٍ بیننا و بینکم الا نعبد الا اللّٰہ ولا نشرک بہٖ شیئًا ولا یتخذ بعضنا بعضًا اربابًا من دون اللّٰہ فان تولوا فقولوا اشھدوا بانا مسلمون (ترجمہ) کہو کہ اے اہلکتاب آؤ ایسی بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان یکساں ہے۔ کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھیرائیں اور اللہ کے سوا ہم سے کوئی کسی کو اپنا مالک نہ سمجھے۔ پھر اگر اس سے بھی منہ موڑیں تو کہہ دو کہ تم اسبات کے گواہ رہو کہ ہم ایک ہی خدا کو مانتے ہیں (آل عمران ع ۶ آیت ۶۳)

یہ قرآن کریم کی آواز ہے۔ تم بھی ایک خدا کو مانتے ہو۔ اسلئے اسی کی حکومت میں آجاؤ۔ لیکن نبی کریم صلعم کے زمانہ میں ربی منش لوگ اور متعصب پادری اس آواز کو کب سنتے تھے۔ انھوں نے امن اور انسانی ترقی کی راہ سے منہ موڑ لیا نبی کریمؐ کا یہ مقصد نہ تھا کہ وہ اسلامی عقائد پر کاربند ہو جائیں۔ آپ نے تو مذہب کے ایک رکن پر ایمان لانے اور تعصب کو چھوڑنے کے لئے کہا۔ کیونکہ جو کوئی نیک اعمال میں خدا کی طرف توجہ کرتا ہے۔ وہ خدا کا فرمانبردار ہے۔ اسلئے دراصل وہ مسلم ہے چاہے وہ اپنے تئیں کچھ ہی کہلائے۔ اگر اس ایک امر پر سب متفق ہو جائیں تو دنیا میں بہت سی مخالفتیں اور جھگڑے دور ہو جاتے ہیں۔ اور اخوت انسانی قائم ہو جاتی ہے۔ انسانی ترقی اور دنیا میں امن قائم کرنے کا تو یہی ایک طریق ہے جس کا اعلان اسلام کی آواز کر رہی ہے لیکن ٹائمز میں ایک شخص کہ رہا ہے۔ کہ انگلستان اور فرانس کو چاہیئے کہ مسلم دنیا کو اپنی تہذیب کے احاطہ میں لے آئیں بولشویزم ایک بھوت کی طرح ان کو ڈرا رہا ہے۔ اور مسلم دنیا کو اسکے اثر سے بچانے کی کوشش ہو رہی ہے +

انگلستان اور فرانس کا طریق عمل ہی کچھ کر سکتا ہے۔ اگر وہ قوانین الٰہی کے

فرمانبردار ہوکر سچائی پر قائم ہو جائیں تو مسلمان خود ان کی طرف کھینچے آئیں گے۔ اب اگر وہ اپنے موجودہ طریق پر کاربند رہے تو مسلمان اور تمام ایشیاء ان سے بیگانگت اختیار کر لیگا۔ یورپ اور ایشیاء اپنی اپنی تہذیب رکھتے ہیں۔ یہ دونوں تہذیبیں خدا کی طرف سے ہیں۔ ان میں ایسا رشتہ قائم ہونا چاہئے کہ یہ ایکدوسرے کی معاون اور مکمل کرنیوالی ہو جائیں۔ آجکل یورپ قانون آلہی کی خلاف ورزی کر کے دنیا کے امن کو تباہ کر رہا ہے۔ ایشیاء صرف خدائی حکومت ہیں اس کا ساتھ دے سکتا ہے۔ اگر یورپ اسی طرح قانون آلہی کی نافرمانی کرتا رہا تو یقیناً وہ لوگ جو اس کے موجودہ طریق عمل کے خلاف ہیں۔ اور بنی نوع انسان کی بہتری مدنظر رکھتے ہیں۔ اور خدائی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں مشرق کی ہمدردی حاصل کر لینگے بشرطیکہ وہ نیکی پر عمل پیرا ہیں۔ انگلستان اور فرانس اپنے وعدوں کو پورا کریں جو انھوں نے مسلمانوں کے ساتھ کیئے اور پھر توڑ دیئے۔ ان کا یہ فعل ان تمام کا نفرنسوں سے جو نیکی اور بدی کے قانون کو تسلیم نہیں کریں دنیا کے امن کیلئے بہتر ہوگا +

اسلامی مسجد میں طریق عبادت

(مولوی محمد یعقوب خانصاحب کا لکچر جو آپ نے فارسٹ ہل لٹریری سوسائٹی میں دیا)

یہ بہتر ہوگا کہ پہلے اسلام میں عبادت کا حقیقی مفہوم آپ کے سامنے بیان کردوں لفظ عبادت میں زمانۂ قدیم کی ان رسومات کا خیال بھی پایا جاتا ہے جو ایک دیوتا کے غضب کو فرو کرنے کے لئے عمل میں آتی تھیں۔ اس قسم کی عبادات ایک ٹیکس تھا جو انسان خدا کو ادا کیا کرتے تھے۔ اسلام میں عبادت کا مقصد کسی دیوتا کو خوش کرنا نہیں ہوتا بلکہ اس سے انسان کی ترقی مراد ہے۔ خدا کی تحمید انسان کی بلندی کا باعث ہو جاتی ہے۔ خداوند تعالیٰ تو غنی ہے۔ اگر تمام دنیا اسکی حمد میں لگجائے تو اسکی

کامل بزرگی میں ذرہ بھر بھی اضافہ نہیں ہوسکتا۔ اس کے برعکس اگر کوئی انسان بھی اسکی بزرگی کے راگ نہ گائے تو خداوند کریم کی عظمت میں کوئی کمی واقع نہیں ہوسکتی۔ اسلئے خدا انسان کی عبادت کا متوقع نہیں عبادت تو انسان کی اپنی بہتری کیلئے ہے۔ نبی کریم صلعم نے فرمایا کہ عبادت ایک مومن کا معراج ہے معراج کسی بلند مقام پر چڑھنے کو کہتے ہیں

اسلام میں عبادت انسان کو اونے درجے سے روحانیت کے بلند مقام پر لیجانے اور خدا سے تعلق پیدا کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ عبادت مسجد کی چار دیواری تک ہی محدود نہیں۔ روئے زمین پر ہر جگہ ایک مسلم عبادت کرسکتا ہے بشرطیکہ جائے نماز پاک ہو دوران سفر میں بعض اوقات نبی کریم صلعم گھوڑے پر ہی نماز ادا کر لیا کرتے تھے۔ ایک مسلم دن اور رات کے کسی حصہ میں نماز پڑھ سکتا لیکن پانچ وقت کی نماز اس پر فرض ہے نماز کیلئے کسی گھنٹی سے نہیں بلایا جاتا۔ اسلام میں عبادت کا ہر ایک جزو اپنے اندر ایک خاص مقصد رکھتا ہے۔ مؤذن انسانی آواز سے لوگوں کو اس طرف متوجہ کرتا ہے دن میں پانچ وقت یہ آواز دنیا کے ہر گوشہ سے بلند ہوتی ہے اور انسان کو ایک ازلی اور بزرگتر ہستی کا احساس کراتی ہے۔ جس کے سامنے اس نے عاجزی سے سر جھکانا ہے! اذان کے سنتے ہی ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ سب کام چھوڑ کر اس کی فرمانبرداری میں خدا کے آگے جھک جائے جو حقیقی راحت کا منبع ہے۔ اسلام نے دنیاوی اور روحانی معاملات کو نہایت خوش اسلوبی سے ملا دیا ہے۔ پرانے عقائد کے مطابق یہ دونوں خیالات بالکل جدا جدا سمجھے جاتے تھے لیکن اسلام نے ان دونوں کو ایکدوسرے کا معاون قرار دیا ہے۔ ایک کی نشوونما اور بار آوری دوسرے کے بغیر محال ہے۔ انسان کی روزانہ زندگی اسکی روحانی ترقی کے لئے ایک لابدی شے ہے۔ زندگی کے روزانہ مشاغل میں خداوند تعالیٰ کی یاد انسان کی روحانیت کیلئے ازبس ضروری ہے نماز سے پہلے وضو کیا جاتا ہے۔ کیونکہ صفائی قلب کیلئے بدن کی صفائی بھی لازمی ہے پھر قبلہ رخ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کعبہ کی طرف رخ کرنے سے یہ مقصد نہیں کہ ہم کعبہ کی پرستش کرتے ہیں۔ قرآن کریم اس خیال کی تردید کرتا ہے +

مسلمان تو کعبہ کو خدا کا اول گھر سمجھ کر اسکی عزت کرتے ہیں۔ میور نے بھی اسکی قدامت کو تسلیم کیا ہے۔ یہ گھر خدا کی وحدانیت کا ظاہری نشان ہے۔ کعبہ کو حضرت ابراہیم اور اسمٰعیل نے دوبارہ تعمیر کیا۔ وہاں اب تک مقام ابراہیم مشہور ہے۔ اسی مقام پر حضرت ابراہیم نے حضرت سمعیل کی اولاد سے ایک نبی کے لئے دُعا کی جو نبی کریم صلعم کی ذات بابرکات سے پوری ہوئی۔ اس کے علاوہ کعبہ ایک عالمگیر اخوت کو ظاہر کرتا ہے جو اسلام کا ایک مقصد ہے۔ کعبہ کی اہمیت انہی تین وجوہ سے ہے۔ اول یہ خدا کی عبادت کا سب سے پہلا گھر ہے۔ دوئم۔ اسی مقام پر حضرت ابراہیم نے خدا کے راستہ میں قربانی کی۔ سوم یہ اللہ کی ربوبیت عامہ اور ایک عالمگیر اخوت کا نشان ہے۔ اسلئے کعبہ کو تمام دنیا کے مسلمانوں کا مرکز قرار دیا لیکن جیسا عام طور پر خیال کیا جاتا ہے اس گھر کی پرستش نہیں ہوتی اور نہ ہی اسمیں کوئی غیر معمولی طاقت ہے عام عمارتوں کی طرح یہ بھی گارے اور اینٹوں کا مجموعہ ہے۔ اسکی عظمت تو مندرجہ بالا واقعات پر مبنی ہے +

نماز کا فلسفہ

اب ہم سورہ فاتحہ کو لیتے ہیں جو نماز کا جزو اعظم ہے۔ تمام دعاؤں میں یہ سب سے خوبصورت دعا ہے جو شیریں ہے گو فلسفہ سے پُر ہے۔ اسمیں تین خیالات کا اظہار ہے جن کے بغیر کوئی عبادت بھی ممکن نہیں ہوسکتی۔ پہلا تو عبادت کرنیوالے کے دل پر وہ کیفیت طاری کردیتا ہے جو حقیقی عبادت کیلئے ضروری ہے۔ عبادت دراصل دل کے جذبات کا اظہار ہوتا ہے اسلئے محض الفاظ کے دوہرانے سے عبادت کا مقصد حاصل نہیں ہوتا عبادت کا تعلق تو دل سے ہے کسی چیز کے مصرف یا اسکی خوبصورتی سے انسان کے دل میں اسکی محبت کا احساس پیدا ہوسکتا ہے۔ کائنات میں خوبصورت اور کارآمد اشیا سے ہماری وابستگی ہو جاتی ہیں۔ ہم بے اختیار انکی طرف کھنچے چلے جاتے ہیں۔ نماز میں بھی انسان کی اس فطرت کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ انسان کو قرب حاصل کرنے کے لئے خالق کو بیحد کرم کرنیوالا اور خوبصورت ظاہر کیا ہے۔ نماز کا آغاز ہی خدا کی حمد سے ہوتا ہے جو تمام صفات کاملہ کا مظہر ہے اور ہر قسم کی کمزوریوں اور نقائص سے پاک ہے۔ قدرت کی مختلف چیزیں اس کامل خوبصورتی

کی ایک جھلک ہیں۔ کون ہے جو ایسے خدا کے سامنے نہ جھک جائے۔ انسانی خوبصورتی
جو خدائی خوبصورتی کے مقابل ادنیٰ ہے دنیا میں جادو کا اثر رکھتی ہے تو وہ کامل خوبصورتی
وہم وگمان میں بھی نہیں آسکتی۔ وہ اپنے شیدا کو ساکت کر دیتی ہے وہ اپنے گرد وپیش کی تمام
اشیاء کو فراموش کر کے اسی ایک خیال میں محو ہو جاتا ہے۔ روحانیت کے اس ارفع طبقہ میں وہ حقیقی
خوشی کے مزے چکھتا ہے۔ اور دنیا کی رنج وراحت سے آزاد ہو جاتا ہے۔ نبی کریم صلعم جب کبھی افسردہ
خاطر اور غمگین ہوتے تو نماز پڑھنے لگ جاتے تھے۔ کیونکہ نماز رنج و تکلیف کا بہترین علاج ہے۔
حضرت علی کے متعلق ایک روایت مشہور ہے کہ کسی جنگ میں آپ ایک تیر سے زخمی ہو گئے لوگوں
نے چاہا کہ تیر کو کھینچ کر نکال لیں لیکن یہ تکلیف آپ کے لئے ناقابل برداشت تھی۔ آپ نے
فرمایا کہ ٹھیرو میں نماز شروع کرتا ہوں۔ اور جب میں سجدہ میں جاؤں تو تیر کھینچ لینا۔ چنانچہ
جب آپ سجدے میں گئے تو تیر نکال لیا گیا۔ اور آپ اس شدت کی درد سے بچ گئے۔ یہ واقعہ
ایک سچے مسلم کی اس کیفیت کو ظاہر کرتا ہے جو انکی نماز میں پیدا ہو جاتی ہے۔ دوسرا خیال
جو عبادت کیلئے لازمی ہے وہ خداوند تعالیٰ کی نعمتوں کا احساس ہے جو کہ پیدائش سے پہلے اور بعد یکساں
مفید ہیں۔ خداوند تعالیٰ رب العلمین ہے۔ لفظ رب میں پیدا کرنے پرورش اور معراج ترقی تک
پہنچانے کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ انسان دراصل پہلے بیجان مادے کی حالت میں ہوتا ہے پھر خداوند
خوراک میں مختلف ذرات کو جمع کرتا ہے جو معدہ میں کئی ایک کیمیاوی تبدیلیوں کے بعد جون بشکل
مادہ تولید کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں۔ پھر حمل قرار پاتا ہے اس عرصہ میں بھی وہی انکی حفاظت کرتا ہے
اور اس کے گوشت اور ہڈیوں کیلئے ضروری غذا مہیا کرتا ہے۔ اس طرح رحم میں سے انسان کی پیدائش
ہوتی ہے پھر وہ بتدریج جسمانی۔ دماغی۔ اخلاقی اور روحانی ترقی حاصل کرنے میں ارتقا کے
مختلف مدارج سے گزرتا ہے۔ اس کے بعد خداوند تعالیٰ کی صفت رحمانیت کا اظہار ہوتا ہے
اسمیں وہ تمام عنایات شامل ہیں جو انسان کی طرف سے بغیر کسی فعل کے صادر ہوتی ہیں۔ تمام
کائنات عالم سورج۔ چاند۔ زمین۔ ہوا۔ پانی جن کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا ہے
لئے پہلے ہی سے موجود ہیں۔ زندگی میں کوئی دلچسپی نہ رہتی۔ اگر ہر ایک اپنی خواہشات کو بغیر کسی عمل یا
کوشش کے حاصل کر لیتا ہے۔ اسلئے خداوند تعالیٰ نے ہماری بالقوی طاقتوں کو بالفعل

کرنے کیلئے علت و معلول کا قانون کا قائم کر دیا۔ کیونکہ اس کے بغیر ہماری تمام مضمرہ طاقتیں کمزور ہو کر ضائع ہو جاتیں۔ ایک سیب کا بیج اپنے اندر درخت کا تنہ ٹہنیاں پتے اور نہایت خوشگوار شیریں سیب کا پھل رکھتا ہے۔ لیکن بیج کی ان تمام استعدادوں کا اظہار ہرگز نہیں ہو سکتا جب تک کہ اسے زمین میں بو کر پانی سے سیراب نہ کیا جائے اور کھاد نہ ڈالی جائے۔ خداوند تعالیٰ کی صفت رحمانیت انسان کے افعال پر نتائج مرتب کرتی ہے۔ اس قانون کے بغیر کسی قسم کی ترقی نہیں ہو سکتی۔ اسلام کا خدا جسے اللہ کہتے ہیں تمام خوبیوں کا ہی مظہر نہیں بلکہ اسکی صفات ہمارے لئے بیحد مفید بھی ہیں خداوند تعالےٰ کی ان صفات حسنیٰ کی طرف ایک مسلمان مقناطیسی کشش سے کھنچا آتا ہے۔ اور خداوند تعالےٰ کے حضور میں بالکل محو ہو جاتا ہے۔ وہ اس کے تصور میں اپنی ہستی کو فراموش کر دیتا ہے اور نہایت عاجزی سے اس کے سامنے سجدے میں گر پڑتا ہے۔ یہ وہ حالت ہے جب اسے اپنے ماحول کا کوئی احساس نہیں رہتا اور اپنی ہستی کے ایک قطرہ کو اس بحر بیکران میں ملا کر اسی کا ایک جزو ہو جاتا ہے۔ اللہ کے ساتھ حقیقی تعلق اسی کا نام ہے جو ایک مسلم دن میں پانچ مرتبہ حاصل کرتا ہے۔ نبی کریم صلعم کا فرمانا کہ نماز ایک انسان کا معراج ہے۔ دراصل اسی حالت کو ظاہر کرتا ہے۔ دل کی اس کیفیت میں اور بھی ترقی ہو جاتی ہے۔ جب انسان اپنی ذات کو حقیر سمجھنے لگتا ہے۔ اور تمام انحصار خداوند تعالیٰ پر ہی رکھتا ہے تو اس کی زبان سے بے اختیار یہ الفاظ نکلتے ہیں ایاک نعبد و ایاک نستعین ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ اھدنا الصراط المستقیم ہمیں سیدھی راہ دکھا + کس قدر عظیم الشان اور پر حکمت دعا ہے۔ اسمیں انسان روٹی کیلئے درخواست نہیں کرتا اور نہ ہی اپنی خواہشات کو پورا کرنے کیلئے دعا مانگتا ہے۔ اسلام نے ہر امر میں علت و معلول کا رشتہ قائم کر دیا ہے۔ اسلام میں الہ دین کے چراغ کی طرح کوئی شئے نہیں کہ جس سے چشم زدن میں محل تیار ہو سکتا ہے بغیر ہل چلائے۔ پانی دیئے بیج بوئے ہم گندم کی فصل محض دعا کرنے سے کس طرح حاصل کر سکتے ہیں۔ اور بہت سی

خوبیوں کے علاوہ اسلام کی بنیاد قوانین قدرت پر ہے۔ مذہب اور قدرت کے قوانین کا منبع وہی اللہ ہے اور اس کے مختلف مظاہر میں کبھی تضاد نہیں ہو سکتا۔ سچی عبادت وہی ہو سکتی ہے جو قدرت کے اٹل قوانین کے مطابق ہو۔ اسلئے ایک مسلمان کی دُعا کسی مقصد کو حل کرنے کے لئے نہیں ہوتی بلکہ ان راہوں اور ذرائع کو حاصل کرنے کے لئے ہوتی ہے جو حصول مقصد کیلئے ضروری ہیں۔ اس دعا کا آخری حصہ صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین (ہم کو سیدھا راستہ دکھا۔ ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے اپنا فضل کیا۔ نہ اُن کا جن پر تیرا غضب نازل ہوا اور نہ گمراہوں کا) اسکی طبیعت میں اور بھی جوش پیدا کر دیتا ہے۔

الغرض اسلامی نماز میں نیکی کی طرف ایک اعلیٰ تحریص پائی جاتی ہے۔ انسان کے سامنے خدا کو خوبصورتی۔ طاقت اور بھلائی کا مکمل مظہر بنا کر پیش کیا جاتا ہے اور اسے خدا پر ہی انحصار رکھنے کی تعلیم دیجاتی ہے۔ کیا انسانی جذبات کو اُبھارنے کیلئے اس سے بہتر کوئی اور دعا ہو سکتی ہے۔ جو یقیناً نبی کریم صلعم کے مطابق انسان کا معراج ہے +

عُلمائے عرب

حکومت کا تو کیا کہنا کہ یہ اِک عارضی شئے تھی
نہیں دُنیا کے آئین مسلّم سے کوئی چارا
مگر وہ علم کے موتی کتابیں اپنے آبا کی
جو دیکھو ان کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سیپارا
(اقبال)

عرب نے اپنے معارف پروری کے زمانہ میں ایسے ایسے شاعر۔ فلاسفر۔ مہندس سائنسدان انجنیر اور ڈاکٹر پیدا کئے ہیں جو زمانہ کی تہذیب پر اپنا لازوال نقش چھوڑ گئے ہیں اور جن کے تلامذہ آج اساتذہ کا درجہ رکھتے ہیں۔ عالی دماغ مؤرخ سیڈیلوٹ

عربوں کی ترقیات کے متعلق لکھتا ہے۔ کہ اس زمانہ میں علوم کی ترقی قیمتی ایجادوں کا وجود اور ان کی قابلیت و ذہانت ہمیں اس بات کے تسلیم کر لینے پر مجبور کرتی ہے کہ عرب ہر فن میں ہمارے استاد تھے۔ انہیں نے ہمیں قرون وسطے کی تاریخ سیر و سیاحت اور تمدن و معاشرت سے آگاہ کیا ہے۔ اور انہیں سے ہمیں صنعت۔ حرفت۔ فن تعمیر اور دیگر علوم کے متعلق اعلے معلومات حاصل ہوئی ہیں" +

ان چند اوراق میں عربوں کی پانچ سو سالہ علمی ترقیات کا خاکہ کھینچنا ایک امر محال ہے۔ اسلئے ہم یہاں صرف ان علماء کا ذکر کریں گے۔ جن کے نام مختلف علوم سے متعلق ہیں

علم کیمیاء

موجودہ علم کیمیا کی بنا ابو موسیٰ جعفر کوفی نے رکھی تھی۔ بعد ازاں عربوں نے اس میں وہ حیرت انگیز ترقی کی کہ آج انکی محنت اور تجسس نے ایک زمانہ کو متحیر کر رکھا ہے +

طب

علم طب میں عربوں نے انتہائی کمال حاصل کیا تھا۔ یہ انکی غیر معمولی سرگرمی ہی کا نتیجہ تھا۔ کہ تقریباً ہر شہر میں دار الشفاء قائم تھے۔ جن کے مصارف خزانہ عامرہ سے ادا کئے جاتے تھے۔ علم نباتات کی تعلیم اور بوٹیوں کی چھان بین کی غرض سے بغداد جیسے بڑے بڑے شہروں میں باغات لگائے گئے۔ جہاں طبیب مضمون مذکور پر مختلف پہلوؤں سے بحث کیا کرتے تھے +

جغرافیہ اور سیاحت

جغرافیہ اور سیاحت کی ابتداء عربوں میں نویں صدی عیسوی کے شروع میں ہوئی۔ اس ضمن میں مسلم ابن حمیار۔ جعفر ابن احمد ابن فضلان۔ ابیرونی۔ المقدسی۔ اور ادریسی جیسے ناموروں کے نام پیش کئے جا سکتے ہیں۔ ابو ریحان محمد البیرونی نے ہندوستان میں آکر ہندوؤں میں بود و باش اختیار کی سنسکرت زبان سیکھنے کے بعد ہند و فلسفہ اور ادب میں استعداد کلی حاصل کی۔ ان کے اوضاع و اطوار رسم و رواج اور مذہب کا ایک غائر نظر سے مطالعہ کیا۔ ملک کی طبعی حالت معلوم کی۔

اور جاتی دفعہ ہندوستان کے حالات پر ایک مبسوط کتاب لکھ گیا جو جا بجا ہومر۔ افلاطون اور دوسرے یونانی علماء کے اقوال سے مزین ہے۔ اس لاجواب سفرنامہ کے علاوہ اس نے ہیئت جغرافیہ۔ تاریخ۔ طبیعات اور علم کیمیا پر کئی ایک نہایت زبردست کتابیں حوالۂ قلم کیں۔ البیرونی محمود غزنوی کا ہمعصر تھا۔ اسکی وفات بھی غزنی میں ہوئی ہے۔ ناصر خسرو نے ۱۰۴۶ء میں اپنی سیاحت کی ابتدا کی اور بلاد اسلامیہ اور دیگر ممالک کا ایک نہایت طویل سفر کیا۔ اس کے سفرنامہ کے متعلق یہ کہنا بجا ہوگا کہ دلچسپ اور پُراز معلومات ہونے کے لحاظ سے کسی زبان کا کوئی سفرنامہ اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ مسعودی بغداد میں پیدا ہوا تھا لیکن اس کے آباؤ اجداد عرب کے ایک خاندان میں سے تھے۔ زمانہ شباب میں اس نے تمام اسلامی دنیا اور ہندوستان کا سفر کیا ہے اپنے پہلے سفر میں وہ ملتان آیا۔ وہاں سے ایران گیا۔ چند سال وہیں گذار کر دوبارہ ہندوستان آیا۔ اور دکن سیلون ہوتا ہوا چین روانہ ہوگیا۔ اسکے بعد وسط ایشیائ کا بہت طویل چکر لگایا اور تبریز میں قیام کرنے کا فیصلہ کرلیا لیکن کچھ عرصہ کے بعد بصرہ کو روانہ ہوگیا۔ جہاں اسکی پہلی تصنیف "مروج الذہب" شائع ہوئی۔ اس کتاب میں اس نے قوموں کے رسم ورواج ان کے اوضاع و اطوار اور اپنے تجربات زندگی کو قلمبند کیا ہے۔ اس نے بیفائدہ تمہیدوں کو چھوڑ کر مختصراً ان باتوں کا ذکر کیا ہے جو اُسے عجیب معلوم ہوئی ہیں۔ اس کی سیاحت پسند اور بیقرار طبیعت نے اُسے کسی جگہ کو اپنا مستقل مسکن نہ بنانے دیا۔ چنانچہ وہ بصرہ سے قاہرہ کو چلدیا۔ جہاں اسکی دو اور کتابیں "کتاب السو" اور "مرأۃ الزمان" معرض وجود میں آئیں +

تاریخ

ان دنوں علم آثار قدیمہ اور سوانحعمری تاریخ کا ایک جزو سمجھے جاتے تھے۔ بلاذری جس نے ۲۷۹ ہجری میں وفات پائی بغداد میں پیدا ہوا اور وہیں زندگی بسر کی اسکی کتاب "فتوح البلدان" غیر معمولی قابلیت کا نتیجہ ہے۔ اس تاریخ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عرب اس علم کو معراج کمال تک پہنچا چکے تھے۔ ہمدانی تیسری صدی ہجری

کے انجام اور چوتھی صدی کے آغاز پر ہوا ہے۔ یہ جنوبی عرب کی تاریخ کا مصنف تھا۔ یہ تاریخ اس جزیرہ نما کے حالات کا آئینہ۔ اور عربوں کے زوال کی وجوہ کا صحیح مرقع ہے مزید براں کتاب کے ساتھ اس سرزمین کا جغرافیہ بھی بطور ضمیمہ شامل کیا گیا ہے۔ مسعودی تبری اور ابن الاثیر کی تصنیفات ان کی غیر معمولی قابلیت کا زندہ ثبوت ہیں۔ وہ اعلے درجہ کے مؤرخ ہی نہ تھے بلکہ فلسفہ ریاضی سائنس اور حکمت میں بھی ان کا پایہ کچھ کم نہ تھا۔ ابن الاثیر عراق کا باشندہ تھا مگر اس نے اپنی زندگی کا اکثر حصہ موصل کے قریب ایک گاؤں میں گذارا ہے۔ یہاں اس کا ایک خوبصورت سا مکان تھا جس میں بڑے بڑے عالموں اور انشا پردازوں کا مجمع رہتا تھا۔ اسکی بینظیر تاریخ الکامل جس میں ۱۲۳۱ء تک کے حالات مندرج ہیں کسی پہلو سے بھی موجودہ یورپی تاریخی مطبوعات سے کم درجہ نہیں رکھتی۔

ہیئت

ماشاء اللہ اور احمد ابن محمد جو سب سے پہلے عرب ہیئت داں ہیں خلیفہ منصور کے وقت میں ہوئے ہیں خلیفہ مامون کا عہد علمی گرم بازاری کے اعتبار سے خاص امتیاز رکھتا ہے۔ اس عہد میں سند ابن علی یحییٰ ابن ابی منصور اور ابن عبد الملک جیسے فخر روزگار اشخاص پیدا ہوئے۔ اور علم ہیئت میں غیر فانی شہرت حاصل کر گئے۔ یہ دور اس وجہ سے بھی خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ کہ ہمیں اس ستارہ کے متعلق تحقیقات بہم پہنچائی گئی تھیں جسے اب عام طور پر سہیلی کا ُدمدار تارہ کہا جاتا ہے۔ محمد ابن خوارزمی نے ایک سنسکرت زبان کی تصنیفات "سدھنتا" کا عربی زبان میں ترجمہ کیا۔ الکندی نے ریاضی فلسفہ طب وغیرہ پر تقریباً دو سو کتابیں تصنیف کیں۔ ابو محشر نے تمام عمر صرف کر کے سیاروں کے نظام ترکیبی کا ایک نہایت مفید نقشہ تیار کیا۔ موسیٰ ابن شاکر خلیفہ رشید کے عہد میں بہت بڑا منجم تھا۔ ابوالحسن جو دوربین کا موجد تھا۔ البطانی ایک ... ماہر ہیئت دان تھا۔ اسکی تصنیفات اور اشکال لاطینی میں منتقل کیجا چکی ہیں۔ ابوالوفا خراسان کے ایک قصبہ بزجان میں پیدا ہوا ۔ ۹۵۹ء میں عراق کی سکونت اختیار کی اور یہیں علم ہندسہ اور ہیئت میں کمال حاصل کیا +

فلسفہ

فلسفہ سے بھی عرب کما حقہ واقف تھے کندی۔ فارابی اور بوعلی سینا دنیا کے ان فلاسفہ میں سے ہیں جنہیں قدرت بار بار پیدا نہیں کریگی +

شاعری

شاعروں کے پیدا کرنے میں عرب کی سرزمین خاص طور پر سیر حاصل ثابت ہوئی۔ عرب کے بیشمار شاعروں میں سے چند کا انتخاب کرنا ذرا مشکل سا کام ہے۔ اس کے متعلق صرف اتنا کہدینا کافی ہوگا۔ کہ وہاں بیسیوں شیکسپیئر اور ملٹن بیسیوں کالیداس اور والمیکی پیدا ہوئے۔ اور ان کے کلام کی تابانی و درخشانی سے بزم تخیل جگمگا اٹھی +

(اقتباس) منصور

پاک روایات

(وہ قتل کرنے آئے تھے وہی گھر کی تعمیر کرنے والے نکلے)

عمر کو تلوار لئے ہوئے نہایت تیزی سے چلتے دیکھ کر نعیم نے گھبرا کر پوچھا اے عمر کس کام کو سرانجام دینے جاتے ہو +

عمر کی بھویں چڑھی ہیں ماتھے پر تیوریاں ہیں۔ اور آنکھیں غصہ سے سرخ ہیں چہرے سے قتل کا ارادہ ظاہر ہے جس سے نعیم کے دل میں خطرہ پیدا ہو جاتا ہے کہ اسلام کی دشمنی نے پھر عمر کے دل میں ترقی کرلی ہے۔ ہاں عمر قتل کی ٹھانے ہوئے ہے۔ اور جب سے اس نے نئے مذہب کے متعلق سنا ہے اس کے غضب کی کوئی انتہا نہیں پرانے طریق عبادت کے خلاف آواز اٹھانے سے قریش کی عزت کو بہت صدمہ پہنچا ہے وہ اپنے بتوں کی ضرور حمایت کریگا کیونکہ اس کے آبا و اجداد انکی عزت کرتے تھے لیکن اس نئے مذہب کی وبا اس کے اپنے خاندان میں پھیل گئی ہے۔ اور چند ایک رشتہ دار جیسے نعیم اور

اور لبینہ ایک ملازمہ اپنا مذہب تبدیل کر چکے ہیں جس ان ہی لبینہ نے اسلام قبول کیا وہ سخت سزائیں اور ایذائیں جھیلتی رہی۔ عمر اُسے یہاں تک مارتا کہ تھک جاتا اور دم لیکر پھر مارنا شروع کرتا۔ لیکن یہ اسلام پر ایسے فریفتہ ہیں۔ کہ ان سزاؤں سے ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا جس نے ایکدفعہ اسلام قبول کر لیا وہ پھر کبھی اپنے قدیم مذہب کیطرف نہیں لوٹا۔ عمر ان حالات سے بہت تنگ آگیا ہے اور بتوں کی یہ توہین اور بیحرمتی برداشت نہیں کر سکتا۔ وہ اس وقت اپنی پوری جوانی میں ہے۔ اور اس نے ستائیسویں برس میں قدم رکھا ہے۔ وہ نہایت تندخو ہے۔ اور قریش کا امیرانہ مزاج اسے ورثہ میں ملا ہے۔ آلات حرب کے استعمال میں وہ ماہر ہے اسلئے اب اس نے اسلام کی جڑھ پر حملہ کرنے کا مصمم ارادہ کرلیا ہے۔ اور تلوار باندھ کر وہ نبی کریم صلعم کی جانب دوڑ رہا ہے راستہ میں نعیم ملتا ہے جس نے نہایت خوف زدہ ہوکر پوچھا۔ اے عمر تیرا کیا مقصد ہے جس کا جواب ملا محمد کو قتل کرنا نعیم نے کہا۔ اس فعل سے پہلے تم اپنے گھر کو تو ٹھیک کرلو تمہاری بہن اور بہنوی نے اسلام قبول کرلیا ہے یہ سنتے ہی عمر پر بجلی گر پڑی۔ اور نہایت غضب کی حالت میں وہ اپنی بہن فاطمہ کے گھر کی جانب دوڑا۔ وہاں پہنچکر اس نے حضرت فاطمہؓ کو قرآن کریم کی آیات پڑھتے سُنا۔ آپ نے آہٹ سنکر فوراً اس کاغذ کو چھپا لیا جس پر آیات لکھی تھیں۔ عمر نے کرخت آواز میں پُوچھا تم ابھی کیا پڑھ رہی تھیں کچھ نہیں حضرت فاطمہ نے جوابدیا۔ میں نے سُنا ہے۔ کہ تم دونوں نے اپنا مذہب ترک کردیا ہے۔ اسکے بعد عمر اپنے بہنوئی سعید پر پل پڑا۔ اور اسے خوب مارا یہانتک کہ اسکی بہن نے جب درمیان آنے کی کوشش تو اسے بھی نہ چھوڑا۔ اور زخمی کر دیا لیکن اسلام اپنے شیدائیوں کے دل میں گہرا اثر کر چکا ہے حضرت فاطمہ نے کہا۔ اے عمر اب جو کچھ تو چاہے کر لیکن اسلام ہمارے دلوں سے نہیں نکل سکتا۔ ان الفاظ نے عمر پر جادو کا اثر پیدا کیا۔ وہ حضرت فاطمہ کے زخم دیکھ کر موم ہو گیا اور کہنے لگا اچھا مجھے بھی سُناؤ جو تم ابھی پڑھ رہی تھیں حضرت فاطمہ نے وہی کاغذ سامنے رکھ دیا اور

عمر کی نظر ان الفاظ پر پڑی سبح للہ ما فی السموات والارض وھو العزیز الحکیم (جتنی مخلوقات آسمانوں اور زمین میں ہے وہ خدا کی تسبیح میں لگی ہے۔ اور وہ زبردست حکمت والا ہے) وہ ان کی بزرگی سے بہت متاثر ہوا اور پڑھتے پڑھتے اس مقام پر پہنچا جہاں لکھا تھا فامنوا باللہ ورسولہ النبی الامی (اللہ پر ایمان لاؤ اور اسکے رسول نبی اُمی (محمدؐ) پر بھی) جونہیں کہ عمر نے یہ الفاظ پڑھے وہ بے اختیار بول اُٹھے اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمد رسول اللہ اور اسی وقت ارقام کے گھر کیطرف دوڑے جہاں نبی کریم صلعم بمعہ اپنی قلیل جماعت کے لوگوں کی ایذا رسانی سے پناہ گزین تھے۔ حضرت عمر نے دروازہ پر دستک دی لیکن تلوار دیکھ کر مسلمانوں نے سمجھا کہ آپ کسی نیک ارادہ سے نہیں آئے آخر اندر جانے کی اجازت ملگئی نبی کریم صلعم نے آگے بڑھ کر پوچھا۔ اے عمر کسطرح آئے ہو۔ اس سچائی کی آواز سے حضرت عمر کے جسم میں ایک لرزہ سا پیدا ہو گیا۔ اور نہایت عاجزی سے آپ نے قبولیت اسلام کا اعلان کیا مسلمانوں کی قلیل جماعت نے بے اختیار ہو کر اللہ اکبر کے نعرے بلند کئے جن سے ارد گرد کی پہاڑیاں گونج اٹھیں۔ وہ شخص جو بذریعہ شمشیر اسلام کو تباہ کرنے آیا تھا۔ آخر اس کا غلام ہو گیا۔ اور خلیفہ دوم بنکر عظیم الشان اسلامی سلطنت کا بانی ہوا کئی صدیاں گزر جاتی ہیں۔ تاریخ اسلام پھر ایک ایسا ہی عجیب و غریب نظارہ پیش کرتی ہے۔ اس زمانہ میں جب خلافت اسلامیہ زوال کی آخری حد تک پہنچ گئی تھی۔ اور اس کا چراغ بجھنے سے پہلے ٹمٹما رہا تھا تو دُنیا کے مشہور فاتح چنگیز خان نے اسلامی سلطنت کے دارالخلافہ میں لوٹ مار شروع کر دی اور اور متواتر ایک ہفتہ تک قتل اور آتشزدگی کا سلسلہ جاری رہا فصیل کے اندر ۱۶۰۰۰۰۰ آدمی تلوار کی نذر ہوئے۔ ہلاکو خان نے اپنے خاندان کی روایات کے مطابق خلافت بغداد کو آخری صدمہ پہنچایا۔ تاتاریوں کی شمشیر نے مسلم خلافت کو تباہ کیا۔ لیکن وہ خود اسلام کی روحانی تلوار کے شکار ہو گئے چنگیز خان اور ہلاکو خان کے جانشین حلقہ بگوش اسلام ہو کر اسی خلافت کے وارث ہوئے جسے وہ تباہ کرنے آئے تھے۔ ترک بھی تو انہیں تاتاریوں کی اولاد میں سے ہیں +

سچائی کی طاقت دنیا میں سب طاقتوں سے بڑھ کر ہے۔ اگر اسے دبانے کی کوشش بھی کیجائے تو دگنی رفتار سے نکلیگی۔ سچائی ایک ابدی شے ہے جو کبھی ضائع نہیں ہو سکتی اور نہ کبھی مٹتی ہے یقیناً جو تباہ کرنے آئے تھے وہ گھر کی تعمیر کرنے والے بن گئے۔

رسیدزر

ماہ فروری ۱۹۲۲ء

	پائی	آنہ	روپیہ		پائی	آنہ	روپیہ
تقسیم رسالہ مفت ہز ہائینس نواب صاحبہ حاجی محمد حمید اللہ خان صاحب بھوپال	۰	۰	۵۰	امداد مشن جناب احسان الحق صاحب مبلغ نولی	۰	۰	۵
مشن بابت لٹریچر امداد حضرت مولوی محمد علی صاحب	۰	۴	۶	" جناب خواجہ عبد الغنی صاحب سکرٹری ووکنگ مشن	۳	۱۵	۱
" جناب مولوی عزیز بخش صاحب	۰	۰	۶	" " اہلیہ " "	۰	۰	۲
" " خواجہ کمال الدین صاحب	۰	۰	۱۰	" " مولوی محمد شعیب صاحب پوسٹل کلرک بصرہ	۰	۰	۱۲
" " اہلیہ صاحبہ " " "	۰	۰	۲	" " ماسٹر یعقوب خان صاحب بی اے بہاولپور مشنری	۶	۱۰	۲
" " ملک نصیر محمد خان صاحب	۰	۱۳	۲۴	" " مولوی مصطفیٰ خان صاحب بی اے مسلم مشنری	۳	۱۵	۱
" " رضی الدین صاحب لاہور	۰	۰	۲	" " حبیب اللہ شاہ صاحب لاء کالج لاہور			۳
" " منہاج الدین صاحب منٹگمری	۰	۰	۵	" " شیخ خدا بخش صاحب ای اے سی مردان	۰	۰	۱۰
" " سید امیر شاہ صاحب مبلغ ازالی	۰	۸	۲	" " مرزا محمد سلطان صاحب چارسدہ	۰	۱۰	۵
" " عبد الحق صاحب جالندھر شہر	۰	۰	۴	" " فضل الدین صاحب اکودیا	۰	۰	۵
" " نذیر احمد صاحب امرتسر	۰	۰	۶	" " مرزا رحمت بیگ صاحب مالاکنڈ	۰	۰	۵
" " ایم علی احمد خان صاحب بہاولپور	۰	۰	۱۵	" " ماسٹر سراج الدین صاحب ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول جالندھر	۰	۸	۰
" " ڈاکٹر غلام محمد صاحب لاہور	۰	۱	۲۳				
" " فضل کریم صاحب ابازئی پشاور	۰	۰	۱	میزان کل	۰	۱۱	۲۱۳
" " اہلیہ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب	۰	۰	۲				

سکرٹری ووکنگ مسلم مشن عزیز منزل لاہور

خریداران رسالہ کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ مہربانی کر کے رسالہ اشاعت اسلام کی توسیع اشاعت کی طرف توجہ فرمائیں۔ مینیجر فنانشل

خلاصہ آمد و خرچ مسلم مشن ووکنگ انگلستان بابت ماہ جنوری سنہ ۱۹۲۱ء

رسالہ اشاعت اسلام بابت ماہ اگست سنہ ۱۹۲۱ء میں میں نے کسیقدر تفصیل کے ساتھ مشن اور ریویو وغیرہ کا حساب آمد و خرچ شائع کر دیا ہے۔ یہ حساب ابتدائی سنہ ۱۹۱۴ء سے اخیر ستمبر سنہ ۱۹۱۹ء تک تھا یعنی جس تاریخ میں نے انتظام آمد و خرچ مشن ایک ٹرسٹ کے حوالہ کر دیا۔ اس تاریخ میرے پاس مدات مذکورہ بالا کا روپیہ ۱۰۸۶۱ روپے ۱۱ آنہ ۱۰ پائی تھا لیکن میں نے ۱۱۳۵ پونڈ ۳ شلنگ ۱۰ پنس نئے انتظام کو دے دیا یکم اکتوبر سنہ ۱۹۱۹ء سے مئی سنہ ۱۹۲۰ء تک جناب مولوی صدرالدین صاحب کے ہاتھ اور مئی سنہ ۱۹۲۰ء سے اخیر نومبر سنہ ۱۹۲۱ء سے یہاں کے معاملات میں نے پھر اپنے ہاتھ میں لیلئے ہیں اس مہینے میں بہت سے بل گذشتہ مہینوں کے متعلق تھے جو قابل ادائیگی تھے۔ ان میں سے بہت سا حصہ ادا ہو چکا ہے کچھ ابھی باقی ہے چونکہ ان کا تعلق بہت حد تک اخراجات ماہ ہائے گذشتہ سے تھا۔ اسلئے بہتر یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ حساب اکٹھے شائع ہوں۔ اسلئے میں نے ماہ دسمبر سنہ ۱۹۲۱ء کا بھی آمد و خرچ یہاں نہیں دیا آج تک مشن کا حساب سال یا دو سال کے بعد شائع ہوتا رہا جن کی طیاری میں بعض وقت مہینے گذر جاتے تھے۔ اسلئے اب میں نے یہی پسند کیا کہ یہ حساب ماہ بماہ چھپنا ہے تا کہ مشن کے معاونین سمجھتے رہیں۔ کہ ہمارے مشن کی مالی حالت کیا ہے اور اگر وہ اس مشن کی زندگی کو اسلام کیلئے ازبس ضروری سمجھتے ہیں تو وہ دیکھتے رہیں۔ کہ ان کے ذمہ جو فرض ہے وہ کس حد تک ادا ہو رہا ہے میں نے اس سال کے شروع سے بعض اخراجات میں تخفیف کر دی ہے یعنی خرچ تو کم نہیں ہوئے البتہ ان کا بوجھ مشن کے سر سے اُتار دیا ہے مثلاً ایک بڑا خرچ ماہواری یہاں کے مہمانوں کا تھا یہاں ہر اتوار کو ایک قسم کا ایٹ ہوم ہوتا ہے لندن سے بہت سے احباب آ جاتے ہیں یہاں کے کل نو مسلم بھی جمع ہو جاتے ہیں دو پہر کے دسترخوان پر تو ہمارے ساتھ لندن کے مہمان شریک ہوتے ہیں لیکن سہ پہر کی چائے اور رات کے کھانے کے وقت تیس کی اوسط مہمانوں کی اتوار کی ہوتی ہے۔ اسکے علاوہ ہفتہ میں بھی کوئی نہ کوئی مہمان آ جاتا ہے۔ مجھے ہمیشہ یہی پسند رہا ہے۔ ان مہمانوں کے اخراجات بہت حد تک میں اور مشن کا دیگر عملہ ذاتی طور سے برداشت کریں۔ خود حدیث شریف میں بھی آیا ہے کہ دو مسلمانوں کے

کھانے میں تیسرا آدمی کھا سکتا ہے جبکہ ایک مسلمان کا گھر آٹھوں پہر مہمانوں کیلئے کھلا رہتا ہے۔ وہ آخر اپنے اخراجات سے ہی مہمانوں کے اخراجات بھی نکالتے ہیں۔ ہمیں تنگ نہیں کہ یہاں مہمانوں کی تعداد بہت ہوتی ہے سو کے اوپر تو ایک ماہ میں صرف اتوار کے مہمان ہو جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں مہمان نوازی شعار اسلام میں سے ہے۔ اسلئے میں نے ہمیشہ یہی پسند کیا کہ مہمانوں کا خرچ بہت حد تک میرے اور عملہ کے ذمہ ہو میں ہمیشہ اسی طریق پر کاربند رہا ہوں چنانچہ ۱۹۱۷ء مہمانوں کا خرچ مشن کے ذمہ . . . ۱ ۔ ۲۷ پونڈ ڈالا گیا تھا۔ اور ۱۹۱۸ء میں ۱۰۔۔ ۳۵ پونڈ حالانکہ ان دو سالوں میں اتوار کے سوا ہر بدھ کو بھی ہمارے ہاں یہاں کے نومسلم آیا کرتے تھے۔ اور بدھ کے مہمانوں کی تعداد اوسطاً بیس پچیس ہوتی تھی میری غیر حاضری میں بدھ کا انتظام تخفیف میں لایا گیا جسے میں انشاء اللہ کچھ دن کے بعد پھر جاری کروں گا اس جنوری کے مہینے میں مہمانوں کی اوسط ہر اتوار تیس تھی۔ اس کے علاوہ بعض معزز نومسلم مہمان بمعہ دوستوں کے یہاں آتے رہے لیکن میں نے جنوری کے حساب میں بمد خرچ مہمانان صرف دو پونڈ مشن پر ڈالے ہیں۔ اور انشاء اللہ آیندہ اس قدر رقم بھی نہ پڑیگی۔ کوئلہ کا خرچ اس گھر میں دس پونڈ ماہوار کے قریب ہوتا ہے۔ آیندہ اس مد میں شاید نصف کے قریب تخفیف ہو جائیگی نصف گھر کے رہنے والوں کے ذمہ ہو گا عملہ والوں کی تنخواہ کے ساتھ کھانا بھی دیا جاتا ہے جس کا خرچ ایک معقول رقم ہو جاتی ہے۔ اس کے متعلق نئے انتظام نے نہایت مناسب طریق پر سفارش کی ہے کہ یہ خرچ بھی عملہ پر پڑے اور میرے نزدیک یہ صحیح سفارش ہے۔ چنانچہ جو خرچ بمد خادمان دکھلایا گیا ہے۔ وہ ان کی تنخواہ پر بشکل نقدی ہے۔ ان کا خرچ خوراک ہم نے اپنے ذمہ ڈال دیا ہے۔ یہ امر ممکن ہے کہ مسلم ہوس کے متعلق نہ چل سکے۔ کیونکہ وہاں اس وقت صرف ماسٹر یعقوب خانصاحب اور انکی رفاقت میں ایک کلرک صاحب ہیں۔ دو احباب کیلئے مشکل ہے کہ ملازم کے خرچ خوراک کے بھی وہ ذمہ وار ہوں اور مہمانوں کا بھی تعہد کریں۔ اگر ماسٹر صاحب مجھے لکھتے ہیں کہ یہ امر ناممکن نہیں جزاکم اللہ احسن الجزاء الغرض ہم اپنی طرف سے کفایت شعاری سے کام لیتے ہیں مد اخراجات میں توسیع مسجد کا ذکر ہی عالیجناب والیہ بھوپال صاحب ادام اللہ ملکہا نے

میری عرضداشت پر اپنی معمولی فراخدلی سے مسجد ووکنگ کی توسیع کا وعدہ فرما دیا ہے۔ یہ نفقشجات اس امر کے متعلق تھی باغبان کی تنخواہ میں تین پونڈ ماہوار تو مسجد فنڈ سے آجاتے ہیں جو سرکار بھوپال کیطرف سے عطا شدہ ہے اور باقی مشن فنڈ سے دینا پڑتا ہے جو ۲-۱-۰۰ بنتا ہے جبوقت مالی کی تنخواہ فنڈ مذکورہ بالا سے وصول ہوگی۔ وہ آمد میں دکھلا دیجائیگی۔

بشیر مشنری فنڈ

اسمیں اسلامک ریویو اور کتب خانہ شامل ہے کتبخانہ کی توسیع جاری ہے جو انشاء اللہ تعالیٰ مشن کیلئے مستقل مالی امداد کا ذریعہ ایکدن ہو جائیگا۔ اسلامک ریویو کے حجم کو میں بڑھانا چاہتا ہوں اسکے متعلق مینیجر ریویو نے ایک چٹھی انگریزی میں موسوم بہ مسلم مشن ووکنگ لکھی ہے جس کا ترجمہ اسی رسالہ میں کسی دوسری جگہ نامہ ووکنگ کے عنوان کے نیچے درج ہے۔ یہ چٹھی ہر ماہ میں یہاں سے شائع ہوگی جسمیں مشن کے حالات بھی ہونگے اس چٹھی میں الگ چندہ کی تحریک کی گئی ہے میں چاہتا ہوں کہ ہمارے احباب اسمیں حصہ لیں یہ بہت ہی مفید تحریک ہے۔ آج جو تیر و تفنگ سے نہیں ہو سکتا وہ قلم سے ہو سکتا ہے۔ مشن کے اصل کارکنوں میں مبلغین کا خرچ ہے۔ ان اخراجات میں نہیں دکھلایا۔ ان میں سے تین تو سر عبدالکریم جمال صاحب کیطرف سے ہیں۔ ان کی تنخواہ ان کے عطا کردہ روپیہ میں سے ہے اور ایک مبلغ کی تنخواہ کا بہت سارا حصہ عالیجناب نواب بہاولپور کا عطا کردہ ہے ہمیں اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کرنا چاہئے کہ اصلی اخراجات مشن کے باہر سے نکل آئے ہیں۔ اور ہمیں صرف کلرکوں کا اور دیگر اخراجات معمولی کا انتظام کرنا ہے۔ اگر اس وقت ہمارے احباب کچھ فراخدلی سے کام لیں تو اس وقت تین چار مبلغ یہاں موجود ہیں ہم انگلستان کے گوشہ گوشہ میں اسلام کی گونج پہنچا سکتے ہیں۔ ان امور کیلئے سو ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار اور بھی خرچ ہوتا ہے۔ یہ حساب بروے کتب حساب مشن وغیرہ خلیفہ عبدالحق صاحب محاسب مشن کا تیار کردہ ہے اور صحیح ہے +

از ووکنگ انگلستان
۵ فروری ۱۹۲۲ء

خواجہ کمال الدین

گوشوارہ آمد و خرچ بابت ماہ جنوری سنہ ۱۹۲۲ء متعلق مسلم مشن ووکنگ (انگلستان)

بابت دفتر ہندوستان و ووکنگ (انگلستان)

نقشہ آمد مشن ہندوستان و انگلستان

تفصیل آمد	بروئے نقشہ	رقم آمد در ہندوستان			رقم آمد در انگلستان			بروئے نقشہ
		پائی	آنہ	روپیہ	پنس	شلنگ	پونڈ	
امداد مشن	نمبر ۱	۹	۴	۳۳۷	-	۱۰	۱۱	نمبر ۲
قیمت رسالہ اسلامک ریویو انگریزی	۲	-	۱۴	۴۹۰	۱	۱۹	۹۱	نمبر ۳
کتب خانہ	×	×	×	×	۵	۱۴	۲۰	
میزان کل		۹	۲	۸۲۸	۶	۳	۱۲۴	

دستخط آنریری فنانشل سکرٹری ووکنگ مسلم مشن در ہندوستان — دستخط محاسب مسلم مشن در انگلستان

نقشہ اخراجات مشن در ہندوستان و انگلستان

تفصیل خرچ	بروئے نقشہ	رقم خرچ در ہندوستان			رقم خرچ در انگلستان			بروئے نقشہ
					پنس	شلنگ	پونڈ	
خرچ مشن	۴	۹	۲	۱۲۸۶	۴	۱۹	۴۲	نمبر ۶
,, اسلامک ریویو	۵	۰	۹	۵۶۴	۵	۱۰	۴۱۴	نمبر ۷
کتب خانہ	×	×	×	×	۵	۳	۱۹	نمبر ۸
کل میزان		۹	۱۱	۱۸۵۰	۲	۱۳	۴۷۶	

دستخط آنریری فنانشل سکرٹری ووکنگ مسلم مشن در ہندوستان — دستخط محاسب مسلم مشن ووکنگ در انگلستان

نقشہ نمبر ۱ آمد مشن در ہندوستان بابت ماہ جنوری سنہ ۱۹۲۲ء

اس کی تفصیل آمد رسالہ اشاعت اسلام مارچ سنہ ۱۹۲۲ء صفحہ ۱۰۵ رسید زر کے
عنوان کے نیچے دیجا چکی ہے +
(فنانشل سکرٹری)

نقشہ نمبر ۲ آمد مشن بابت ماہ جنوری سنہ ۱۹۲۲ء در انگلستان

	پنس	شلنگ	پونڈ
امداد مشن جناب زین العابدین صاحب وغیرہ احباب ٹیپنگ ...	۰	۰	۵
" " مسٹر ولی حسن صاحب ...	۰	۰	۲
" " خواجہ کمال الدین ...	۰	۰	۳
" " مسٹر حبیب اللہ لوگرو ...	۰	۱۰	
" " مسٹر بکر ڈی اے ...	۰	۰	۱
میزان	۰	۱۰	۱۱

نقشہ نمبر ۳ - آمد اسلامک ریویو بابت ماہ جنوری سنہ ۱۹۲۲ء در انگلستان

	پنس	شلنگ	پونڈ
قیمت اسلامک ریویو انگریزی ...	۱۰	۱۷	۲۹
" " بابت ۱۹ و ۲۲ ...	۱۱	۳	۱۸
عطیہ جات			
زین العابدین واحباب ٹیپنگ ...	[illegible]	۱۰	۴
شخص معلوم ...	۱۰	۹	۰
از بنک ...	۶	۱۷	۲۸
بغرض ازدیاد حجم اسلامک ریویو			
جناب خواجہ کمال الدین صاحب ...	۰	۰	۷
" خواجہ نذیر احمد صاحب ...	۰	۰	۳
میزان	۱	۱۹	۹۱

نقشہ نمبر ۴ خرچ مشن در ہندوستان ماہ جنوری سنہ ۱۹۲۲ء

	پائی	آنہ	روپیہ
خرچ ووکنگ مسلم مشن تنخواہ عملہ ہندوستان و انگلستان ...	۹	۶	۵۴۲
" " سائر اجرت جلد ...	۰	-	۲۶
" " سائر ٹکٹ لفافہ سٹیشنری وغیرہ	۰	۴	۱۱۴
" " پارچات ماسٹر یعقوب خان صاحب بہاولپور مشنری و جناب محمد امین قریشی	۰	۸	۶۰۳
میزان ووکنگ مشن	۹	۲	۱۲۸۶

نوٹ - جنوری سنہ ۱۹۲۲ء کے ماہ میں فقط اس میں خرچ صرف ۲۵ روپیہ ہے - باقی رقم فروری و مارچ سنہ ۱۹۲۲ء میں بطور امپرسٹ موجود ہے +

نقشہ نمبر ۵ خرچ اسلامک ریویو در ہندوستان ماہ جنوری سنہ ۱۹۲۲ء

	پائی	آنہ	روپیہ
خرچ اسلامک ریویو تنخواہ عملہ ہندوستان بمعہ ایڈیٹر	۰	۰	۳۹۰
" ہدیہ قرآن شریف	۰	۰	۲۰
" ٹکٹ لفافہ کارڈ سٹیشنری ع	۰	۹	۱۵۴
میزان کل		۹	۵۶۴

عہ جنوری سنہ ۱۹۲۲ء میں اس مد میں فقط پائی ۔ ۱۲ آنہ ۔ ۵ روپیہ صرف ہوئے باقی رقم فروری سنہ ۱۹۲۲ء کے خرچ میں لطور ہدیہ رکھی

نقشہ نمبر ۶ خرچ مشن بابت ماہ جنوری سنہ ۱۹۲۲ء در انگلستان

	پنس	شلنگ	پونڈ
کرایہ وغیرہ جمعہ	۴	۱۱	
اسباب برائے مکان	۰	۱	۰
عملہ کلرکان	۰	۰	۱۱
خادمان	۶	۸	۳
کرایہ ریل	۹	۶	۰
چھپوائی سٹیشنری لفافہ	۷	۱۰	۶
تالیف قلوب	۸	۱۲	۴
تاریہ ہندوستان	۰	۱۵	۰
باغبان	۱	۷	۶
اسباب باغیچہ	۰	۱	۰
نقشہ مکان و توسیع مسجد	۶	۱۵	۴
اخراجات مہمانداری	۰	۰	۲
میزان ملٹ بابت ماہ جنوری معہ کرمی بغرض مسلم ہوس	۹	۱۹	۱
میزان	۴	۹	۴۲

اسمیں اخراجات جو لندن مسلم ہوس میں ہوئے ہیں درج نہیں ہیں وہاں کے اخراجات میں جمعہ کا ایٹ ہوم اور دو تواریخ کا ایٹ ہوم اور کوئلہ گیس اور روشنی وغیرہ درج ہی جو ابھی تک وہاں سے نہیں آیا آئندہ ماہ دکھلایا جائیگا +

نقشہ نمبر ۷ خرچ اسلامک ریویو بابت ماہ جنوری سنہ ۱۹۲۲ء در انگلستان

	پنس	شلنگ	پونڈ
چیٹ ہائے اسلامک ریویو	۰	۰	۲۰
چھپوائی "	۰	۰	۱۹۶
ریپر	۶	۰	۴
قیمت کاغذ	۹	۱۵	۱۵۲
پریس کٹنگ	۰	۱	۱
بلاکس	۱۰	۱۱	۱۲
سٹیشنری لفافہ جات وغیرہ	۳	۵	۶
محصول ڈاک	۱	۱۵	۲۰
متفرق محصول ڈاک	۹	۱۵	
متفرق مشن	۸	۵	
تنخواہ عملہ کلرکان	۰	۰	۸۰
	۵	۱۰	۴۱۴

نقشہ نمبر ۸ خرچ کتب خانہ بابت ماہ جنوری سنہ ۱۹۲۲ء در انگلستان

	پنس	شلنگ	پونڈ
خرید کتب	۲	۱۸	۱۲
طبع سٹیشنری	۳	۵	۶
میزان	۵	۳	۱۹

اسلام اور اشتراکیت (سوشلیزم)

(خواجہ نذیر احمد صاحب کا لکچر جو آپ نے یکم جنوری سنہ ۱۹۲۲ء کو مسجد ووکنگ میں دیا)

نمبر ۱

یہ مضمون بہت وسیع ہے۔ اور اس قلیل وقت میں جو مجھے دیا گیا ہے اسے پوری طرح ادا کرنا مشکل ہے۔ اسلئے میں خود ہی نتائج پر پہنچنے کی حاضرین سے معافی چاہتا ہوں۔ اور درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ میرے سلسلۂ کلام کو غور سے سنتے جائیں۔ پہلے میں مغرب کے سوشلیزم کو لونگا اور اس کے نقائص بیان کرونگا۔ اس کے بعد میں قرونِ اولیٰ کو سامنے رکھ کر اس سوشلیزم کی خوبیوں کو ظاہر کرونگا جسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم کیا ہے۔ ایک زمانہ میں غربت بنی نوع انسان کے سامنے ایک ہیبتناک شکل میں ہی ہے۔ اوائل میں شاعر ایک سنہری زمانے کے راگ گاتے تھے جسمیں افراط اور امن کی حکومت تھی۔ سنہری زمانے کے بعد دنیا میں لڑائی جھگڑے شروع ہو گئے۔ اور دنیا میں تفریق شروع ہو گئی افلاطون اور ارسطو جیسے فلاسفروں نے مجلس کے متعلق قوانین بنانے کی کوشش کی لیکن اصول انسان کی خود غرضی کے مقابل بیکار ثابت ہوئے۔ یونان نہ جمہوریت میں نہ حکومت خود مختاری میں اور نہ دفتری حکومت کے ذریعہ دولت کی یکساں تقسیم حاصل کرکے سوسائٹی میں امن قائم کر سکا جیسے زمانہ گذرتا گیا امیر اور غریب طبقہ کے درمیان ایک گہری خلیج حائل ہوتی گئی۔ پھر حضرت مسیح تشریف لائے جن کے الفاظ غربا کے لئے کچھ امید افزا ثابت ہوئے لیکن کلیسا میں زوال پیدا ہو جانے سے یہ خلیج برقرار رہی +

صدیوں تک کلیسیا مزدور پیشہ طبقہ کو یہی یقین دلاتا رہا کہ خدا کی یہی مرضی تھی کہ انہیں اسی حالت میں رکھا جائے۔ اسی لئے پادری غربا کو علم سے محروم رکھتے تھے اور اس تاریک دنیا کے کسی گوشہ میں اگر کوئی علم کی چنگاری اُٹھی اور پھیلگئی تو کلیسیا فوراً اُسے خون کی ندیوں سے بُجھانے کے لئے فوجیں بھیجتا تھا۔ اور سینٹ ڈومینک جیسے اور بہت سے لوگ ایک ہاتھ میں صلیب اور دوسرے ہاتھ میں تلوار لیکر فوجوں کو وحشیانہ مظالم کیلئے اُبھارتے تھے۔ اس طرح کلیسیا میں ایک طاقت پیدا ہوگئی جسنے (Reformation) اصلاح کے زمانہ تک اسے برقرار رکھا۔ کلیسیا کے خوف سے عیسائی مذہب بگڑنا شروع ہوگیا اور یہ ایک پیشہ بنگیا۔ کلیسیہ نے غیر جانبداری ترک کردی جس کا نتیجہ یہ ہؤا کہ سوسائٹی میں بدامنی پیدا ہگئی لیکن یہ بدامنی کسی منتظمہ شکل میں ظاہر نہ ہوئی۔ آخر اٹھارھویں صدی عیسوی میں جب فرانس کے اندر حکومت کی خرابیوں سے غربا کی تکالیف حد سے بڑھ گئیں تو اس بدامنی نے ایک خاص شکل اختیار کرلی۔ اس وقت ایک شخص رُوسو (Rousseau) اُٹھا جو اس نئی روحانی جنگ کا لیڈر ہوگیا جس کا مقصد انسانی حقوق کا مطالبہ تھا۔ اس نے اعلان کیا کہ غربت اور قلاشی قدرت کی قائم کردہ نہیں بلکہ یہ انسانی بےانصافیوں اور خود غرضیوں کا نتیجہ ہے وہ ملکیت شخصی (Private Property) کے طریق سختی کا مخالف تھا اور شخصی رائے کو قومی رائے کے ماتحت کرنا چاہتا تھا۔ رُوسو (Rosseau) ضرور فتح حاصل کرلیتا لیکن اس موقعہ پر ایک بیرونی مداخلت ہوگئی اور نپولین خودمختار ہوگیا حکومت میں توسوشلیزم کو ناکامیابی ہوئی۔ اسلئے اب تجارت اور صنعت وحرفت میں سوشلیزم کی ضرورت محسوس ہوئی۔ فرانس میں سینٹ سائمن انگلستان میں رابرٹ اووِن اس تحریک کے بڑے حامی تھے۔ ایک مالک کی حیثیت میں اووِن بینظیر تھا۔ لوگ اگر اسی کے نقش قدم پر چلتے تو صفحہ تاریخ سے مزدوری پیشہ اور سرمایہ دار طبقہ کے جھگڑے مٹ جاتے۔ اب ہم تاریخ کا ایک اور ورق الٹاتے ہیں اور کارل مارکس (Karl Marx) کی طرف توجہ کرتے ہیں جو اپنے زمانہ کا ایک مادہ پرست تھا۔ اس کے مطابق صنعت وحرفت

کا دور برائے طریق جاگیرداری (Feudalism) سے پیدا ہوا جس نے فکٹریوں کے سکے طریق کو رائج کیا۔ ان حالات میں کام کرنیوالے خود مختار نہ رہے بلکہ مزدور پیشہ ہو گئے سرمایہ کو ہر جانب عروج ہو گیا۔ اور مزدور پیشہ اس کے غلام ہو گئے۔ انکی محنت سے سرمایہ دار فائدہ اُٹھانے لگے۔ اور اس نئے دور میں وہ مالدار ہوتے گئے۔ اور محنت کرنے والے زیادہ مفلس ہو گئے۔ مارکس اس کا علاج صنعت و حرفت کو قوم کے ماتحت کرنے میں دیکھتا ہے۔ دولت و محنت کو وہ لازم ملزوم خیال کرتا ہے لیکن اقتصادی نکتۂ نگاہ سے محنت کوئی بڑا جزو نہیں کیونکہ اس میں "مانگ" اور "بہم رسانی" کا سوال آجاتا ہے۔ مارکس اس کا جواب یوں دیتا ہے۔ کہ محنت کی پیدا کردہ چیز کوئی قیمت نہیں رکھتی۔ اگر وہ کارآمد نہ ہو لیکن کارآمد ہوتے میں بھی پھر مانگ اور بہم رسانی کا معاملہ درپیش ہوتا ہے۔ موجودہ زمانہ میں روس کی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں یہی نتیجہ پر آنا پڑتا ہے کہ صرف طاقتور زندہ رہ سکتے ہیں۔ مزدور پیشہ طبقہ چاہے آپ انہیں سپاہی کہیں یا کسان قومی دولت میں سے ایک بڑا حصہ لینے کیلئے تیار ہیں ماننی کام کرنیوالوں کے نقصان کی انہیں پرواہ نہیں۔ اور تعجب نہیں کہ کچھ عرصہ میں وہ ایک حد تک معدوم ہو جائیں۔ ہمارے سامنے ایک اہم سوال یہ ہے کہ سوشلیزم کا مذہب کے متعلق کیا رویہ ہے۔ اس معاملہ میں سوشلسٹ یک زبان نہیں۔ بہت سے کلیسیا کے خلاف ہیں۔ مارکس تو مذہب کو یکقلم منسوخ ہی کرنا چاہتا ہے اور بدقسمتی سے حامیان سوشلیزم کی ایک کثیر تعداد اس رائے سے اتفاق کرتے ہیں لیکن میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس معاملہ کو حل کرتے وقت انکی نظر صرف عیسائیت تک ہی محدود تھی۔ یقیناً عیسائیت اور سوشلیزم کا مقصد ایک نہیں بلاچ فورڈ۔ بائکس۔ اور ہرن جیسے بہت سے لوگوں نے عیسائیت کو سوشلیزم کی سدِ راہ بتایا۔ یہ امر تاریخ سے پایۂ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ عیسائیت ہمیشہ ترقی میں حائل رہی ہے +

الغرض مغربی سوشلیزم آزادی مساوات اور اخوت کا خواہاں ہے اور شخصی ملکیت کو حکومت کے زیر اثر کرنا چاہتا ہے۔ ہر ایک فرد بشر کو ملک کی حکومت میں رائے دینے کا حق ہے دوسرے الفاظ میں وہ شخصی حکومت کا خاتمہ مراد ہے۔ کوئی شخص کسی دوسرے کو ماتحت رکھ کر زندگی بسر نہ کرے تمام قومی اور رنگ کی فوقیات آزاد ہو جائیں۔ امرا کی اراضیات نہ ہوں اور نسلی

بادشاہوں کا طریق بند کیا جائے اور کسی شخصی ملکیت کا حق نہ ہو۔ اسلام ان تمام اصولوں کے مطابق ہے لیکن صرف آخری اصول میں اختلاف ہے۔ اسلام شخصی ملکیت کو برقرار رکھنا چاہتا ہے۔

اسلام کے اوائل زمانہ کو لینے سے پہلے میں مغرب کے سوشلزم کی قباحتوں کو بیان کرونگا ہم جانتے ہیں کہ بعض دفعہ شخصی حکومت کا نتیجہ جمہوریت ہوئی ہے سوشلزم جمہوریت کی ایک اعلیٰ شکل ہے لیکن شخصی حکومت اگر حد سے بڑھ جائے تو وہ خود غرضی ہو جاتی ہے اور خود غرضی سے کوئی سوسائٹی قائم نہیں رہ سکتی۔ جب تک کہ لوگوں میں احساس پیدا نہ ہو جائے تو جمہوریت یا سوشلزم تباہی کا باعث ہو جاتا ہے۔ خود پرستی اور کمینہ پن بدامنی پیدا کر دیتے ہیں جیسا آجکل روس میں ہو رہا ہے۔ خود غرضی انسانی فطرت میں ہے اور اس کا علاج صرف مذہب سے ہو سکتا ہے۔ میرے نزدیک مذہب اور سوشلزم ایسی دو چیزیں ہیں جو جدا نہیں ہو سکتیں۔ انسانی افعال اگر مذہب کے تابع نہیں تو سوشلزم مختلف طبقات میں جنگ کا موجب ہوگا۔ مادہ پرستی خود غرضی سکھاتی ہے۔ اس دنیا کے بعد جو کسی چیز کی امید نہیں رکھتا۔ اس کیلئے قربانی ایک لامعنی شے ہے سوشلزم ایسی حالت میں کامیاب ہو سکتا ہے جب ہر ایک انسان کی زندگی اپنی خاطر نہ ہو بلکہ وہ دوسروں کیلئے جئے لیکن کبھی بڑی تحریص کے بغیر انسان قربانی کرنے کیلئے تیار نہیں اس تحریک کے حامی ایک اور بڑی غلطی یہ کرتے ہیں کہ لوگوں کو نظر انداز کر کے وہ حکومت کی اصلاح کرنا چاہتے ہیں محض سرمایہ اور زمین حکومت کے ہاتھ آجانے سے اس کا طریق عمل سوشلزم کے مطابق نہیں ہو سکتا۔ کیا ہندوستان کی سب زمین نہریں ڈاکخانہ جات تار گھر اور بہت سی ریلیں گورنمنٹ کے قبضہ میں نہیں لیکن کیا گورنمنٹ کی ملکیت اور تجارت نے حکومت کو سوشلسٹ اصولوں پر قائم کر دیا حقیقی سوشلزم کے لئے یہ بھی ضروری نہیں کہ صرف زمین اور سرمایہ کو ہی قوم کے زیر اثر کر دیا جائے۔ بلکہ اشد ضرورت تو حکومت کو قوم کے ماتحت کرنے کی ہے۔ سوشلزم کے اصول اس سوسائٹی میں قائم کرنا جو ابھی ان کیلئے تیار نہیں یقیناً تباہی کا موجب ہوتا ہے۔ آزادی کی بجائے لوگوں پر اور

زیادہ بوجھ پڑ جاتا ہے۔ ان کے حوصلے پست ہو جاتے ہیں۔ اور یہ خطرہ پیدا ہو جاتا ہے کہ کہیں وہ صنعت اور حرفت کو ہی ہاتھ سے نہ دے دیں شخصی ملکیت کو دور کر دینے سے لوگوں کی کوششوں میں فرق آجائیگا۔ اور ملک کی تجارت پر بُرا اثر پڑ کر گورنمنٹ کا چلنا ہی محال ہو جائیگا۔ اب ہم تیرہ سو برس پیچھے چلے جاتے ہیں۔ اور اس زمانے کے حالات پر نظر ڈالتے ہیں جب نبی کریم صلعم کا دور دورہ تھا۔ آپ نے لوگوں کو اس بلند مقام پر پہنچا دیا کہ وہ خود بخود سوشیلزم کے اصولوں پر قائم ہو گئے۔ آپ کے سوشیلزم کی یہ خوبی تھی کہ شخصی جدوجہد پر اس پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ یہ ناممکن ہو گیا کہ کوئی شخص لوٹ مار کر سکے یا کسی دوسرے کو نقصان پہنچا کر فائدہ اُٹھا سکے۔ نبی کریم صلعم نے ان اصولوں کو پھیلانے میں طاقت کا استعمال نہیں کیا۔ اور نہ ہی لوگوں کے مختلف طبقوں میں جنگ ہوتی۔ سب سے پہلے آپ نے ہر فرد بشر کو اخلاق کے بلند مقام پر پہنچایا۔ اور اس طرح سوسائٹی کی تمام برائیوں کو دُور کر دیا۔ مسلم سوشیلزم اور قومیت کی بُنیاد مذہب پر تھی جس نے تمام انسان کی ایجاد کردہ ملکی قومی اور رنگ کی تفریقات کو مٹا دیا۔ ان کی زندگی اور موت کا مقصد ایک تھا۔ وہ خود غرضی اور نفس پرستی کی بلاؤں سے محفوظ تھے وہ سب ایک اللہ کے پرستار تھے۔ اور اپنے آپ کو اس کا امین خیال کرتے تھے۔ ان ارفع اصولوں کو سب کے ذہن نشین کرا دینا ایک معجزہ سے کم نہیں۔ آپ نے اس طریق سے ظاہر کر دیا۔ کہ سوشیلزم کس طرح کامیاب ہو سکتا ہے۔ حکومت کا یہ نیا طریق جو آپ نے نکالا حضرت عمرؓ کے زمانہ میں پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا جنھوں نے ایک عظیم الشان سلطنت سوشیلسٹ اصولوں پر قائم کر لی جس کی بُنیاد نبی کریم صلعم نے ڈالی تھی۔ اس حکومت میں سب کے حقوق یکساں تھے اور ہر ایک شخص اپنے کمزور اور نادار بھائی کی حفاظت و امداد کیلئے تیار رہتا تھا۔ سلطنت کی طرف سے کالج کھلے تھے جہیں طالبعلموں کو ہر طرح کی امداد دیجاتی تھی۔ جو لوگ بڑھاپے کے سبب یا کسی وجہ سے کام کاج کے قابل نہ رہتے تھے ان کی نگہداشت کیجاتی تھی۔ بچّوں کا خیال رکھا جاتا تھا۔ جو سپاہی لڑائیوں میں شہید ہو جاتے تھے۔ ان کے خاندانوں کیلئے الگ روپیہ جمع کیا جاتا تھا۔

تنخواہ دے کر کوئی فوج نہ رکھی جاتی تھی بلکہ شہر کے باشندے ہی فوج کا کام دیتے تھے۔ نہیں سے بھی جو اپنا خرچ برداشت کر سکتے تھے انہیں جنگ میں بھی کوئی مالی امداد نہ ملی تھی بلکہ اور باشندوں کی طرح وہ اپنے اخراجات کے خود ہی متحمل ہوتے تھے کسی کو حکومت کی طرف سے بڑی بڑی تنخواہیں نہیں ملتی تھیں خلیفہ اور دیگر ملازمین کو ایک قلیل رقم ملتی تھی۔ تمام معاملات مشورے سے طے ہوتے تھے اور خلیفہ کو کسی قانونی مسودہ کو نامنظور کرنے کا اختیار نہ تھا دفتری حکومت اور وزیروں کا نام ونشان تک نہ تھا۔ قانون کا منبع کوئی پارلیمنٹ نہ تھی! خداوند تعالیٰ قانون کا نافذ کرنیوالا تھا جس کی نظر میں سب انسان یکساں ہیں۔ قانون کی تشریح کوئی واحد شخص نہ کرتا تھا۔ بلکہ تمام قوم کے ذمہ تھی بعض دفعہ خلیفہ عمرؓ جیسے عظیم الشان انسان کی نسبت ایک بوڑھی عورت قانون کی بہتر تشریح کر دیتی تھی۔ تمام زمین سلطنت کی ملکیت تھی۔ اور دنیا میں سب سے پہلے حضرت عمرؓ نے ہی مالیہ کا طریق رائج کیا۔ ورثہ کے متعلق معقول قوانین کے سبب کروڑ پتیوں اور نوابوں کی جائدادیں نسلاً بعد نسلاً نہ چل سکتی تھیں ہر ایک مسلم کی جائداد اسکی وفات پر رشتہ داروں میں تقسیم ہوتی تھی کسی کو ایک تہائی حصہ سے زیادہ وصیت کا حق نہ تھا لیکن خیرات میں کل جائداد وصیت کر سکتا تھا۔ ان تمام قوانین کا یہ مقصد تھا کہ مال و دولت کی تقسیم لوگوں میں یکساں ہو۔ اسلام نے امراء پر فرض کر دیا کہ وہ اپنی سالانہ آمدنیوں میں سے ڈھائی فیصدی بیت المال میں غربا کیلئے جمع کر دیا کریں۔ زکوٰۃ کے متعلق جب نبی کریم صلعم سے پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ زکوٰۃ کو اس لئے فرض قرار دیا ہے کہ امراء سے لیکر غربا کو امیر بنا دیا جائے۔ اسلام نے سوشلزم کو یہاں تک قائم کیا اگر کوئی شخص اپنی زمین کو کاشت نہ کرتا تھا تو پبلک ملکیت کی حیثیت سے وہ زمین کاشت کیلئے پڑوسی کو ملجاتی تھی اسلام نے اس اصول پر کہ تمام انسان ایک ہی اخوت سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور انہیں ایکدوسرے کی امداد کرنی چاہیئے سود کی ممانعت کر دی اس نے تجارت صنعت وحرفت اور کفایت شعاری کو ترقی دی بنکوں میں روپیہ جمع رکھنے اور مہاجن بننے میں لوگوں کی حوصلہ افزائی نہ کی جوئے سے بھی اسلئے روکا کہ کوئی شخص کسی دوسرے سے ناجائز فائدہ نہ اٹھائے۔ غربت کو نیکی کا درجہ ملگیا +

صوفیوں کی ڈائری

صوفی سے کیا مُراد ہے؟ ہمارے متعلق لوگوں نے مغربی دُنیا میں کس قدر غلط فہمی اور غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ صوفیوں کا کوئی مذہب نہیں کیونکہ ہماری ہمدردی میں مذہب و ملت کی کوئی تمیز نہیں۔ انہیں علم ہونا چاہئیے کہ صوفی طریقت اسلام کے ہی پیرو ہیں۔ اور قرآن کریم کے مطابق ایک مسلم کی ہمدردی اِنسان کی قائم کردہ حدود سے بالاتر ہے۔ قرآن کریم تمام بنی نوع اِنسان کی ہدایت کا مدعی ہے۔ ہم اس کتاب میں کسی خاص قوم یا ملت کا خدا نہیں دیکھتے صوفیوں کا خدا تو قرآن کا خدا ہے جو رب العلمین ہے۔ ایک صوفی نبی کریم صلعم کی اتباع کرتا ہے کیونکہ اس کے بغیر وہ اپنا تزکیہ نفس کر ہی نہیں سکتا۔ نبی کریم صلعم کا مقصد خدمت بنی نوع انسان تھا۔ صوفیوں کا نصب العین بھی محبّت خلق اللہ ہے۔ ہمارا بُغض اور ہماری محبت اللہ کے لئے ہے۔ جس چیز سے اللہ نفرت کرتا ہے ہم اس سے نفرت کرتے اور جس چیز سے اللہ محبّت رکھتا ہے۔ ہم بھی اسی کو محبوب جانتے ہیں۔ کیا انسان کا جسم خانہ خدا نہیں۔ اِس کا دل ایک تخت ہے جس پر خداوند تعالےٰ کا جلوہ ہوتا ہے۔ میں اپنے محبوب کے گھر سے کیوں نفرت کروں۔ ہر ایک اِنسان سے مجھے محبت ہے۔ یہ سچ ہے کہ بعض گھر انسانی نے پروائیوں سے خستہ حالت میں ہیں لیکن میں کسی خانۂ خدا کو منہدم کرنا گوارا نہیں کرنا چاہیے۔ وہ کیسی ہی خراب حالت میں کیوں نہ ہوں میں تو گھر کی مرمت کرنے کے لئے ہوں نہ اسے تباہ کرنے کیلئے مذہب اسلام کی یہی تعلیم ہے۔ کہ سب سے محبّت رکھو اور تمہارے دل میں کسی کے لئے نفرت نہ ہو۔ میں حیران ہوتا ہوں۔ جب لوگ کہتے ہیں کہ ہم کسی مذہب سے تعلق نہیں رکھتے

+

ایک عرصہ سے مختلف مذاہب برسرپیکار ہیں۔ مذہبی لوگ ہر جگہ متعصب اور

تنگدلی واقعہ ہوئے ہیں۔ یہ دونوں باتیں ہمارے طریق کے خلاف ہیں۔ اسی لئے شاید یہ سمجھا جاتا ہے کہ ہمارا تعلق کسی مذہب سے نہیں۔ خداوند تعالیٰ انسان کی عبادت اور تحمید سے بے نیاز ہے۔ خدا کی عبادت سے کیا مُراد ہے۔ اس سوال پر قرآن کریم نے خوب روشنی ڈالی ہے بنی نوع انسان کی خدمت ہی خدا کی عبادت ہے۔ ایک انسان خدا کی عبادت کس طرح کر سکتا ہے۔ اگر اسے اپنے ہمجنسوں سے نفرت ہے۔ ایک صوفی کیلئے یہ ناممکن ہے۔ وہ ہر ایک انسان سے محبت رکھتا ہے۔ انہی خیالات کے بنا پر مغرب میں یہ سمجھا جاتا ہے کہ صوفیوں کا کوئی مذہب نہیں۔ نبی کریم صلعم کے ان الفاظ پر وہ کاربند ہیں۔ ان صلوٰتی و نسکی و محیای و مماتی للہ رب العلمین (ترجمہ) میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ کیلئے ہے جو سارے جہان کا پروردگار ہے + کیسا پاک نصب العین ہے۔ کسی نبی کا نصب العین اتنا بلند نہیں ہوا حضرت مسیح کا فیض صرف بنی اسرائیل کی قوم تک ہی محدود تھا۔ ایک بوڑھی عورت جو ہدایت کی خواہاں تھی اُسے حضرت مسیح نے سختی سے جواب دیا کہ بچوں کی روٹی کُتوں کو نہیں دی جا سکتی +

سپرچولیزم

سپرچولیزم کی مغرب میں اشد ضرورت ہے جس کے لئے زندگی بعد الموت کا عملی طور پر مشاہدہ لازمی ہے۔ اگر ہم ایک دوسری زندگی پر ایمان نہیں رکھتے تو مذہب ایک ایسی چیز ہو جاتی ہے جس کے پاس اپنے احکام منوانے کیلئے کوئی طاقت نہیں۔ اس بات پر ایمان رکھنا کہ ایکدن ضرور انسان کے افعال پر محاکمہ ہوگا۔ بہت سی بدیوں کی روک ہو جاتا ہے۔ ہمارے بہت سے گناہ اس زندگی میں ظاہر نہیں ہوتے۔ بہت سے مجرم لوگوں کے اظہار غصہ سے بچ جاتے ہیں روز جزا پر ایمان نہ لانا۔ افعال قبیحہ کیلئے اور بھی آزادی کا موجب ہو جاتا ہے۔ اس لئے آخرت پر ایمان لانا مذہب کا ایک ضروری رُکن ہے۔ مادہ پرستی ان باتوں پر ایمان لانے میں مانع ہے گو ہمارے نزدیک یہ حقائق ہیں۔ کیا میں نے لوگوں کو دوزخ میں نہیں دیکھا۔ میں نے جنت کا مزا بھی چکھا ہے۔ اس قسم کے تجربات انسانی طاقت میں ہیں لیکن اس زندگی پر پہنچنے کیلئے صبر پرہیزگاری اور صوفیانہ طرز زندگی اختیار کرنا ضروری ہے مغرب اب اس طرف بیدار ہو رہا ہے لیکن وہ قوم

ابھی مادہ پرستی سے نکل رہی ہے اور عیش و عشرت کی دلدادہ ہے ہماری ریاضت کی زندگی انہیں پسند نہیں +

مغربی طبیعت نہایت ظاہر بین ہے اسمیں قوت متصورہ ابھی کمزور ہے ان کے شک کو رفع کرنے کیلئے عالم روح کے مشاہدات کی ضرورت محسوس ہوئی۔ ان باتوں میں بعض دھوکہ فریب بھی آجاتے ہیں لیکن فرقہ سپر چولیزم کے اکثر لوگ دیانتدار اور حق پسند ہیں لوگ آہستہ آہستہ آخرت پر ایمان لا رہے ہیں۔ ہم ان کے طریق کے مداح ہیں اور انکی باتوں میں خوب دلچسپی لیتے ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ان کا اعتقاد نہایت مضبوط ہے۔ روحانیت میں ایمان اور اعتقاد کے بغیر قدم رکھنا مشکل ہے۔ ہمارے لئے یہ کوئی تعجب کی بات نہیں کہ ہم اس دنیا میں روحوں سے ملاقات کر سکتے ہیں۔ موت تو عالم ارواح اور اس دنیا کے درمیان ایک راستہ ہے ایسے احساس سے کون انکار کر سکتا ہے۔ ایک بچے والدین کے خیالات اور احساسات کو ظاہر کرتا ہے۔ اور بعض دفعہ ان کا ایک بڑا حصہ ورثہ میں لے لیتا ہے۔ اس دنیا میں والدین اپنے احساسات کو اپنے بچے کے جسم تک پہنچا سکتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ احساس کبھی نہیں مرتا میں اس کا انکار کیوں کروں جب میں نے دوسرے عالم کے لوگوں کو دیکھا ہے اور ان سے باتیں کی ہیں۔ اور اہم معاملات کے متعلق پوچھا ہے۔ انھوں نے مجھ سے الہیات کے مشکل مسائل بیان کئے ہیں۔ بہت تاریک لمحوں میں وہ میرے ہادی راہ ہوئے ہیں۔ کئی دفعہ میں سخت سے سخت امراض میں مبتلا ہوا یہاں تک کہ طبیب کا علاج بھی امید افزا نہ رہا لیکن اس موقعہ پر ساکنان جنت میری امداد کیلئے آئے اور انھوں نے وہ دوائیاں بتائیں جو ہمارے مجوزہ ادویہ میں نہیں لیکن نہایت سریع الاثر تھیں۔ میں اپنے ایک سپرچولسٹ دوست کی حکائیتوں کو کیونکر نہ مانوں جو روحوں کے متعلق ہیں میں جانتا ہوں کہ بعض اوقات اس کا حد سے زیادہ جوش اس کے ذہن پر اثر ڈال دیتا ہے۔ اور وہ بہت سی ایسی باتوں کو نظر انداز کر دیتا ہے جو اس کے مشاہدات کا باعث ہو جاتی ہیں۔ ہماری قوت متصورہ بہت کچھ پیدا کر سکتی ہے۔ کیا میں نے جوانی میں اپنے ہی خیالات کو مادیت کا جامہ پہنے ہوئے نہیں

دیکھ لیا۔ میں انہیں حقیقت پر محمول کرتا تھا۔ لیکن میرے ایک دوست کو ان خیالات کی اصلیت پر شک تھا وہ ہمیشہ ان کو فلسفہ کی رُو سے بیان کرنا چاہتا تھا جس سے مجھے نفرت پیدا ہوگئی لیکن بہت بہت سے تجربہ کے بعد مجھے یقین ہو گیا کہ میرا دوست راستی پر تھا۔ اور میں غلطی پر۔ اسلئے ان رُوحانی مشاہدات کو ہرگز غلط نہیں سمجھنا چاہئے۔ جو مغربی افق پر نظر آتے ہیں ہمیں ایک مبتدی کی حمایت کرکے اُس کا حوصلہ بڑھانا چاہئے۔ اور مغرب میں اس رُوحانی جھلک کو دیکھ کر خوش ہونا چاہئے لیکن ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ آیا ہمارے خواب اور روحانی مشاہدات میں مرے ہوئے انسانوں کی رُوحیں آتی ہیں۔ اور کیا عالم بالا کے رہنے والے ہم سے ملاقات کرتے ہیں۔ وہ اسی لباس اور شکل میں دکھائی دیتے ہیں۔ جیسے وہ اس دنیا میں تھے وہ ہمیں پوشیدہ معاملات کے متعلق بتا دیتے ہیں۔ سپرچولیزم کے لئے یہ دلیل ہوسکتی ہے لیکن یہ قطعی نہیں کیونکہ ہم رویا میں ان لوگوں کو بھی دیکھتے ہیں جو اس دنیا میں ابھی زندہ موجود ہوتے ہیں۔ وہ اپنے علم سے بڑھ کر معاملات پر روشنی ڈالتے ہیں۔ پھر وہی لوگ صبح ملتے ہیں۔ اور جب اسی مضمون پر گفتگو ہوتی ہے۔ تو وہ اپنی لاعلمی کا اظہار کرتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ محض خیالات کا بھیجنا تسلی بخش دلیل نہیں۔ ان امور پر روشنی ڈالنے کے لئے ہم چند ایک واقعات بیان کریں گے +

(باقی آئندہ)

ضرورت الہام } فی زمانہ تعلیمیافتہ اصحاب وحی اور الہام کے وجود ہی سے انکاری ہیں۔ اس حالت میں وہ کسی مذہب کو خدا کی طرف سے ماننے پر تیار نہیں ہوتے۔ یہی حال یورپ میں بعض طبقات کا ہے برھمو سماج بھی اس مد میں آجاتے ہیں۔ اس کتاب میں سائنٹیفک طریق پر اور علمی دلائل سے بتلایا گیا ہے کہ الہام کی انسان کو سخت ضرورت ہے۔ اور الہامی مذہب آیا ہے اور الہامی کتب میں سے صرف ایک قرآن ہی اس وقت الہامی کتاب کہلا سکتی ہے۔ قیمت عہ

مکالمات ملیہ } یعنی وہ گفتگوئیں اور بحثیں جو حضرت خواجہ کمال الدین صاحب نے انگلستان فرانس اور دیگر مقامات پر مختلف اشخاص پادریوں۔ اور عیسائی مذہب کے بڑے بڑے علماء سے کیں ان کو اس میں جمع کیا گیا ہے۔ قیمت فی جلد ایک روپیہ عہ

مینیجر مسلم بک سوسائٹی۔ عزیز منزل لاہور

اپیل

مکرم محترم حضرت قبلہ مولانا مولوی محمد علی صاحب پریزیڈنٹ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور نے ذیل کی چٹھی انگریزی زبان میں شائع فرمائی ہے جس کا اردو ترجمہ ہم نہایت ہی مسرت سے ہدیۂ ناظرین کرام کرتے ہیں۔ مترجم

برادران فی الاسلام۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

انجمن اشاعت اسلام لاہور کی رپورٹ علیحدہ شائع ہو چکی ہے جسکے مطالعہ سے روشن ہو جاتا ہے کہ انجمن کا کام تین مختلف مدات پر مشتمل ہے تعلیمی کام ان کے علاوہ ہے گذشتہ آٹھ سال سے انجمن کام کر رہی ہے۔ اور اس تھوڑے سے عرصہ میں جو کام ہو چکا ہے وہ قابل فراموش نہیں۔ پچھلے سال انجمن نے مختلف شعبوں میں قریباً ۱۶۸۰۰۰ روپے صرف کئے۔ اس کثیر رقم کو فراہم کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ کام میں وسعت ہو جانے سے اخراجات اور بھی بڑھ گئے ہیں۔ اسلئے ہر ایک مسلم بھائی سے اپیل کرنی پڑی جو انجمن کی ضرورت اور اسکی اسلامی خدمت کو محسوس کرتا ہے۔ اس موقعہ پر میں انجمن کی تینوں مدات کی تبلیغی کوششوں اور تقسیم لٹریچر کا ذکر کروں گا۔

(۱) عیسائی ممالک خصوصاً یورپ اور امریکہ میں مسلم مشنریوں کو بھیجنا اس کے تحت میں ووکنگ مسلم مشن میں جو کام زیر سرکردگی خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی صدرالدین صاحب ہوا وہ محتاج بیان نہیں۔ علاوہ ازیں اس سال انجمن نے دو اور مشن جرمنی اور امریکہ میں قائم کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔ ان میں سے ایک مشن مولوی صدرالدین صاحب کے سپرد ہو گا۔ اس مقصد کیلئے کچھ روپیہ جمع ہو گیا ہے۔ لیکن دو نئے مشن قائم کرنے کے ابتدائی اخراجات اس قدر ہیں کہ تمام مسلم بھائیوں کی امداد ضروری ہے جو اسلام کی بہبودی کے خواہاں ہیں۔ یورپ اور امریکہ کے مشن صرف عیسائیوں کو مسلمان ہی نہیں بنائیں گے۔ اگرچہ انہیں بھی لارڈ ہیڈلے اور محمد مارمڈیوک پکتھال جیسے بلند پایہ انسانوں کے اسلام قبول کرنے سے بڑی کامیابی ہوئی ہے ووکنگ مسلم مشن کے ذریعہ نومسلموں کی تعداد تین سو سے کچھ زیادہ پہنچ گئی ہے لیکن ان مشنوں کے قائم

کرنے سے اصلی مقصد تو اسلام کو صحیح شکل میں پیش کرنا ہے۔ اور اس کے اصولوں اور بانیٔ اسلام حضرت نبی کریم صلعم کے متعلق تمام غلط فہمیوں کو دور کرنا ہے جو عیسائیوں میں نفرت کا باعث ہوگئی ہیں۔ عیسائی ممالک میں جس چیز کا تعلق اسلام سے ہے اُسے حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ یہ کام بذات خود اتنا اہم ہے کہ اگر اشاعت اسلام کا سوال درمیان سے اُٹھا دیا جائے تو بھی یہی ایک کام مسلم قوم کی عزت قائم کرنے کیلئے ضروری ہے +

(۲) عیسائیت کا اثر جو دن بدن غالب آرہا ہے اس کے خلاف جدوجہد کرنا ہمارا دوسرا کام ہے مسلمانوں نے اب تک اس اہم ترین فرض کو بجالانے میں بہت کوتاہی کی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے مذہب میں سے ایک کثیر تعداد عیسائیت میں شامل ہوگئی جزائر فلپائن کی آبادی کا ۱/۵ حصہ اب عیسائی ہوگیا ہے۔ جاوا میں ۲۴۰۰۰ مسلمان عیسائی ہو چکے ہیں۔ اور مذہب کی تبدیلی ۳۰۰ سالانہ کی رفتار سے جاری ہے اسی طرح ٹرینڈاد میں عیسائیت کا اثر بہت بڑھ رہا تھا جہاں دو سال ہوئے انجمن نے ایک مشنری روانہ کیا۔ جس کے جانے سے اسلام کے متعلق بہت کچھ بیداری پیدا ہو چکی ہے۔ اور بہت سے ایسے دور افتادہ مقامات ہیں جہاں کی مسلم آبادی کو ایسی امداد کی سخت ضرورت ہے گویا ان کی زندگی اور موت کا سوال درپیش ہے تمام مسلمانوں کی متحدہ کوشش ہی عیسائیت کے غلبہ میں اسلام کی عزت کو برقرار رکھ سکتی ہے جو تمام اسلامی ممالک میں ہزاروں مشنریوں لاکھوں روپے اور بیشمار لٹریچر کے ساتھ پہنچ رہے ہیں +

(۳) انجمن کا تیسرا کام بھی کچھ کم ضروری نہیں جو مسلمانوں میں اسلامی لٹریچر کو پہنچانا ہے۔ پہلے ہم نے ایک لٹریچر قائم کرنا ہے اور پھر اسے عوام میں تقسیم کرنے کے متعلق تجاویز سوچنی ہیں۔ ایک کثیر رقم صرف کر کے ہم نے ترجمۃ القرآن انگریزی معہ تفسیر شائع کیا ہے اور بہت سی تصانیف بھی طبع کرائی ہیں جو نہایت ضروری تھیں۔ لیکن لٹریچر کو تقسیم کرنے میں مشکلات کا سامنا ہے۔ ہمارے نوجوان مسلم طالبعلموں کو اسلامی

لٹریچر کی سخت ضرورت ہے عیسائی مشنری سوسائٹیاں تو اپنا لٹریچر مسلم طالبعلموں کو مفت بہم پہنچاتی ہیں ۔ ہمارے پاس مفت تقسیم کیلئے سرمایہ نہیں لیکن اب بھی انجمن ترجمۃ القرآن انگریزی جیسی گرانقدر کتاب اور دیگر تصانیف طالبعلموں کو نصف قیمت پر دیتی ہے +

ایک ہفتہ وار اخبار دی لائٹ ایک روپیہ سالانہ چندہ پر جاری ہؤا ہے ! اخبار کا یہ چندہ برائے نام ہی ۔ طالبعلموں کیلئے ۸ ر ہے جو صرف محصولڈاک میں خرچ ہو جاتا ہے ۔ مسلم قوم بنانیکے لئے یہ ضروری ہے کہ نوجوانوں میں صحیح اسلامی رُوح پیدا ہو ۔ جتنی جلدی مسلمان اس طرف توجہ کرینگے ان کیلئے بہتر ہو گا +

یہ واقعات ہیں ۔ جو ہر ایک مسلم دل کو اپیل کرینگے ! اسلام کا سیاسی اقتدار بالکل جاتا رہا ۔ خلافت پارہ پارہ ہو چکی لیکن اسلام ان حادثات سے زیادہ درخشان ہو کر نکلیگا ۔ اسلام کا بڑا خطرہ تو عیسائی مشنری تحریک ہے ۔ اگر ہم اب بھی اس عظیم الشان خطرہ کے خلاف نہ اٹھینگے تو ایسا نقصان اٹھائیں گے جس کی تلافی ناممکن ہو گی +

ہر ایک مسلم کا فرض ہے کہ وہ اس کار خیر میں اپنی استطاعت کے موافق حصہ لے ۔ امرا کو چاہئے کہ اپنی زکوٰۃ کا ایک حصہ اس جنگ میں صرف کریں جو اسلام کو عیسائیت کے مقابل در پیش ہے + ۔

آپ کا خادم

محمد علی پریزیڈنٹ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور

تمام ترسیل زر بنام محاسب احمدیہ انجمن اشاعت اسلام ۔ احمدیہ بلڈنگس ۔ لاہور

رازِ حیات یا انجیل عمل

مصنفہ
حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مسلم مشنری

عملی زندگی کا فوٹو انسان میں قوت عمل پیدا کرنیوالی کتاب ! تاریخ انسان میں محنت و مشقت کی روح پیدا کر کے اُسے فارغ البال آسودہ حال بنا دینے والی کتاب مسلم قوم کو نجات دینے والا نسخہ بالکل تیار ہے حجم ۲۲۸ صفحات قیمت فی جلد عہ

مینجر مسلم بک سوسائٹی عزیز منزل لاہور

مطبوعات مسلم بک سوسائٹی عزیز منزل لاہور

راز حیات یا انجیل عمل - بلا جلد ۵ر مجلد ۸ر

توحید فی الاسلام بلا جلد ۵ر مجلد ۸ر

اسلام میں کوئی فرقہ نہیں قسم اول ۲ر دوم ۱۲ مجلد ۵ر ۸ر

اسلام اور علوم جدیدہ - قیمت ... ۴ر

ذرات عالم کا مذہب ... ۸ر

مطالعہ اسلام ... زیر طبع

باطنیت یا اسلام ... ؍

براہین نیرہ حصہ اول معروف بہ زندہ و کامل الہام ۱۲ر مجلد ۲ر

اُم الالسنہ معروف بہ زندہ و کامل زبان قیمت ۱۲ مجلد ۲ر

اُسوۂ حسنہ معروف بہ زندہ و کامل نبی قیمت ۸ر مجلد ۱۴ر

خطبات غربیہ - بلا جلد ۱۲ مجلد ۲ر

(۱) مسجد ووکنگ کے ابتدائی خطبات ... ۲ر

(۲) توحید و عملی تصوف ... ۲ر

(۳) خطبات عیدین ... ۲ر

(۴) دہریوں اور ملحدین کو خطاب ... ۲ر

(۵) اسلام اور دیگر مذاہب ... ۲ر

(۶) حقوق النسواں ... ۲ر

سیر افکار یا روحانیات فی الاسلام زیر طبع

ہستی باریتعالیٰ ... ؍

ضرورت الہام بلا جلد ... مجلد ۲ر

مسیح کی الوہیت اور اس کی کاملانیت پر ایک نظر ... ۶ر

مسلم مشنری کے لالیتی لیکچر حصہ اول ۱ر حصہ دوم ۱ر

حصہ سوم ۱ر صحیفۂ آصفیہ ۲ر بنگال کی دلجوئی ۱ر

کرشن اوتار ۱ر

لمعات انوار محمدیہ قیمت ۶ر مجلد ... ۱۰ر

اسلام یعنی نبی نوع کا مذہب ... ۵ر

تائید حق ... ۸ر

اسرار سلیمانی ... ۸ر

لندن میں جلسہ مولود النبی صلعم ... ۳ر

پیغام صلح ... ۱ر

جام عرفان (مجموعہ نظم) ... ۱ر

سیرت نبوی ... ۵ر

دنیا کے مشہور شہدائے ثلاثہ سقراط مسیح حسین بلا جلد ۷ر مجلد ۱۱ر

سیرت خیر البشر ۱۲ر مجلد ۱۰ر

جمع قرآن ... ۱۲ر

النبوۃ فی الاسلام ۱۲ر مجلد ۸ر

مسیح موعود ... ۸ر

حدوث مادہ ... ۵ر

سرچشمہ آریہ ... ۴ر

عصمت انبیاء ... ۹ر

اسلامی اصول کی فلاسفی ... ۱۲ر

ایک عیسائی کے تین سوالوں کا جواب ۶ر

مروارید ثلاثہ

براہین نیرہ حصہ اول معروف بہ زندہ و کامل الہام - قیمت ۔۔۔۔۔ ۱۲/

اسوۂ حسنہ " زندہ و کامل نبی - قیمت ۔۔۔۔۔ ۸/

اُمُّ الالسنہ " زندہ و کامل زبان قیمت ۔۔۔۔۔ ۱۲/

ان تین کتابوں میں علی الترتیب یہ تین باتیں ثابت کی گئی ہیں - کہ کتابوں میں کتاب قرآن نبیوں میں نبی (حضرت) محمد عربی - اور زبانوں میں زبان عربی - براہین نیرہ میں یہ بحث ہے - کہ کل کتب مقدسہ کے مقابل قرآن ناطق خاتم اور کامل الہام ہے - تہذیب و تمدن انسانی پر قرآن کی تعلیم ایسی جمع کی گئی ہے - اسوۂ حسنہ میں انسانی رہنمونی کیلئے آنحضرت صلعم کا کامل نمونہ بحیثیت انسان کامل دکھلایا گیا ہے - ام الالسنہ - ایک جدید تصنیف ہے - ایس یہ دکھلایا گیا ہے کہ زبان عربی دیگر زبانوں کی ماں اور الہامی زبان ہے +

لمعات انوار محمدیہ

حضرت رسولکریم صلعم کے پاک حالات آپ کے خلق عظیم کا آئینہ حسن معاشرت کا فوٹو علمی ادبی اخلاقی و اصلاحی مضامین کا دلنواز مجموعہ آنحضرت صلعم کے مختلف شعبہ ہائے زندگی کا دلکش مرقع جسمیں حضرت خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ایل ایل بی مسلم مشنری و حضرت مولوی صدرالدین صاحب بی اے بی ٹی و حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے - ایل ایل بی و جناب شیخ مشیر حسین صاحب قدوائی بیرسٹر ایٹ لاء و جناب محمد مارمیڈیوک پکتھال صاحب و جناب ایس ایچ لیڈر مصنف ڈیزرٹ و دیگر مشاہیر قوم کے گرانقدر مضامین ہیں جو نہایت قابل دید ہیں اور آنحضرت کو مختلف حیثیتوں میں پیش کیا گیا ہے قیمت غیرمجلد ۶/ مجلد ۔۔۔۔۔ ۱۰/

دنیا کے مشہور شہدائے ثلاثہ

سقراط - مسیح - حسین

تفصیل مضامین باب (۱) دنیا کے مشہور شہدائے ثلاثہ باب (۲) سقراط باب (۳) مسیح باب (۴) حسین باب (۵) دنیا پر شہادت کا اثر - کتاب نہایت ہی قابل دید ہے - ہر سہ شہداء کی شہادت کا علیحدہ علیحدہ تذکرہ کرکے پھر حضرت امام حسین علیہ السلام کے واقعہ شہادت پر روشنی ڈالی ہے قیمت ۸/

عید کارڈ دو رنگین علمی فی درجن ۸/ ۔۔۔ سالم سیٹ مجموعہ ہر سہ کتب ۔۔۔

درخواستیں بنام منیجر مسلم بک سوسائٹی عزیز منزل لاہور آنی چاہئیں

اسلامیہ سٹیم پریس بیرون دروازہ لاہور میں حافظ مظفرالدین کے اہتمام سے چھپا اور خواجہ عبدالغنی منیجر اشاعت اسلام لاہور نے شائع کیا